درس نظامی پڑھنے، پڑھانے والوں اور ہر خاص و عام کے لیے یکساں مفید

تذکرۃ المصنّفین

و

تعریفات العلوم

تذکرۃ المصنّفین للدرس النظامی

التعریفات للعلوم الدرسیۃ

التعریفات للاصطلاحات الفقهیۃ

مؤلف

احتشام الحسن، چکوال

مدرس: دارالعلوم نورالاسلام، حاجی شاہ، اٹک

مکتبۃ الأشرف نزد جامع مسجد النور، تترال، ضلع چکوال

درس نظامی پڑھنے، پڑھانے والوں اور ہر خاص وعام کے لیے یکساں مفید

تذکرۃ المصنّفین

و

تعریفات العلوم

تذکرۃ المصنّفین للدرس النظامی

التعریفات للعلوم الدرسیۃ

التعریفات للاصطلاحات الفقہیۃ

مؤلّف:

احتشام الحسن، چکوال

مدرّس: دارالعلوم نور الاسلام، حاجی شاہ، اٹک

مکتبۃ الأشرف، نزد جامع مسجد النور، تترال، ضلع چکوال

نام کتاب: تذکرۃ المصنفین وتعریفات العلوم

مؤلف: احتشام الحسن، چکوال، مدرس: دارالعلوم نورالاسلام، اٹک

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: احتشام الحسن: 03318468887

تصحیح ونظر ثانی: مولانا حبیب اللہ زکریا صاحب [استاد جامعہ فاروقیہ، کراچی]

سن اشاعت: رمضان، ۱۴۳۹ھ/ جون، 2018ء

مطبوعہ: مکتبۃ الاشرف، نزد جامع مسجد النور، تترال، ضلع چکوال

تعداد: ایک ہزار/ 1000

قیمت:

﴿ملنے کا پتے﴾

مکتبۃ الاشرف، نزد جامع مسجد النور، تترال، ضلع چکوال
مکتبۃ القرآن: رسول پلازہ، امین پورہ بازار، فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ: مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی
اسلامی کتب گھر: خیابانِ سرسید، سیکٹر 2، عظیم مارکیٹ، راولپنڈی
ادارۂ اسلامیات: ۱۹۰، انارکلی، لاہور
مکتبہ صفدر: دوکان نمبر 6، المدد پلازہ، مصریال روڈ، چوہڑ چوک، راولپنڈی
مکتبہ قاسمیہ: الفضل مارکیٹ ۱۷، اردو بازار، لاہور
الخلیل پبلشنگ ہاؤس: فضل داد پلازہ، اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
دارالاشاعت: اردو بازار، کراچی
ادارہ غفران، چاہ سلطان، راولپنڈی
مکتبہ سید احمد شہید: 10-الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
مکتبہ امدادیہ: ٹی بی ہسپتال روڈ، ملتان
داراشاعت الخیر: شاہین مارکیٹ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان
مکتبہ عثمانیہ: نزد ٹی بی روڈ، ملتان
مکتبہ سراجیہ: بالمقابل جامعہ مفتاح العلوم، چوک سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا
ادارہ نشرواشاعت، نصرۃ العلوم، نزد گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
ملت پبلیکیشرز بک شاپ: شاہ فیصل مسجد، اسلام آباد
مکتبہ لدھیانوی: علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبہ العارفی: جامعہ امدادیہ اسلامیہ گلشن امداد، احمد آباد، ستیانہ روڈ فیصل آباد
مکتبہ رشیدیہ: سرکی روڈ، کوئٹہ
مکتبہ اسلامیہ: گامی اڈہ، ایبٹ آباد
مکتبۃ المعارف: محلّہ جنگی، پشاور
ادارۃ المعارف: احاطہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ رشیدیہ: جی ٹی رود، ساہیوال
مکتبۃ القرآن: دوکان نمبر 30، گرومندر علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبۃ المنظور الاسلامیہ: نزد جامعہ حسینیہ علی پور (مظفر گڑھ)
مکتبہ سرحد: خیبر بازار، پشاور
کشمیر بک ڈپو اینڈ سنز، تلہ گنگ روڈ، چکوال

انتساب:

بندہ اپنی حقیر سی کاوش شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے دو خاص شاگردوں کے نام منسوب کرنا چاہتا ہے:

۱) وکیل صحابہ مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ

اور

۲) شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ

فہرست

پیش لفظ

''جب اللہ تعالی کسی کام کی توفیق دیتا ہے تو اس کی صلاحیت اور اسباب و وسائل خود مہیا کر دیتا ہے۔'' یہ جملہ کسی نے مجھے اس سال کے شروع میں کہا تھا۔ آج تدریس کا پہلا سال پورا ہونے کو ہے اور ایک مختصر سا کتابچہ بھی مکمل ہو چکا ہے۔ ''من آنم کہ من دانم'' اور ''صاحب البیت ادریٰ بما فیہ'' کے تحت جب اپنے گریبان میں جھانکتا ہوں تو ایک نہ پُر ہونے والا خلا نظر آتا ہے۔ ٹھیک اسی وقت دل و دماغ کے دریچوں سے ایک ہی صدا سنائی دیتی ہے کہ: ''یہ فقط توفیق الٰہی اور فضل خداوندی ہے۔''

تعلیمی سال کے نصف پر جب امتحان کے بعد ایک ہفتہ کی چھٹیاں ہوئیں، تو استاد محترم مولانا سید غنی صاحب زید مجدہم [مدرس: دارالعلوم خلفائے راشدین، ویسہ، اٹک] کے پاس جانا ہوا تو انہوں نے کہا کہ ''میری خواہش ہے کہ درس نظامی کے ہر درجے کے مصنّفین کے حالات ایک صفحے پر آجائیں؛ تاکہ طلبہ کو سہولت ہو جائے۔ آپ اس پر کچھ کام کریں۔'' اللہ کا نام لے کر شروع کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک چھوٹا سا رسالہ تیار ہو گیا۔

اس مختصر سے رسالے میں بندہ کی کوشش رہی کہ صرف طلبہ و طالبات اور اساتذہ ہی نہیں، بل کہ کوئی بھی اگر درس نظامی کے نصاب کی ترتیب دیکھنا چاہتا ہے اور اس میں پڑھائے جانے والے علوم اور کتابوں کے بارے میں جاننا چاہتا ہے تو اسے آسانی سے یک جا سب کچھ مل جائے۔

علم الفقہ، درس نظامی میں پڑھائے جانے والا ایسا فن ہے جو پہلے درجے سے آخری درجے تک پڑھایا جاتا ہے۔ ہر سال اس کی اصطلاحات کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی کے پیشِ نظر آخری باب میں فقہ کی لغوی و اصطلاحی تعریفات عربی اور اردو میں جمع کر دی ہیں؛ تاکہ اس رسالے کی اہمیت میں اضافہ ہو جائے۔

اس پورے رسالے کی تیاری میں میری پیاری بہنوں، دارالعلوم نورالاسلام کے طلبہ اور برادرم مولانا احسن صاحب دامت برکاتہم [خطیب: جامع مسجد النور، تنزال و مدرّس: جامعہ امدادیہ،

چکوال] نے بھرپور تعاون کیا۔ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ ان کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیاں نصیب فرمائے۔

یہاں میں اس محسن شخصیت اور ادارہ کا ذکر کرنا اپنے اوپر واجب سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے قلم پکڑنا سکھایا اور تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ علمی ذوق کی طرف راہ نمائی کی۔ میری مراد مولانا حبیب اللہ زکریا صاحب مدظلہم [استاد ورفیق دار التصنیف جامعہ فاروقیہ کراچی] اور جامعہ فاروقیہ کراچی ہیں۔ جامعہ میں، میں چھے سال رہا۔ اس عرصے میں جامعہ نے ''تعلیم وتربیت'' کے ساتھ ''تحریری ذوق'' بھی اجاگر کیا۔ اس چھے سالہ عرصے میں استاد محترم مولانا حبیب اللہ زکریا صاحب زید مجدہم کے ساتھ قریبی تعلق رہا۔ قدم قدم پر استاد جی راہ نمائی فرماتے رہے۔ ان کی محبتوں اور شفقتوں کا تذکرہ چھیڑ دوں تو ایک مسودہ تیار ہو جائے۔ آج لکھنے کا کچھ شوق ہے تو یہ استاد جی کی صحبت کا نتیجہ ہے۔ ان کی شفقت ومحبت آج بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اس رسالے کو پورا پڑھا اور اصلاح فرمائی۔ جامعہ فاروقیہ اور استاد جی نے ان چھ سالوں میں جو کچھ دیا، اس کا بدل ہمارے پاس نہیں ہے۔

اس موقع پر میں اپنے والدین اور عم مکرّم کو ہرگز نہیں بھولنا چاہتا، جنہوں نے دوران تعلیم اور زندگی کے ہر موڑ پر راہ نمائی وسرپرستی کی اور کسی چیز کی ضرورت محسوس نہیں ہونے دی۔

انسان نامکمل ہے۔ وہ جو کام بھی کرتا ہے اس میں نقص لازم ہوتا ہے۔ کامل اور مکمل ہونے کا جو دعوی کرتا ہے وہ سو فیصد غلطی پر ہے۔ لہذا اس رسالے میں آپ کو جو غلطی نظر آئے بندہ کو مطلع کریں۔ بندہ آپ کا مشکور وممنون ہوگا۔

احتشام الحسن، چکوال

Ahtesham671@gmail.com

فاضل: جامعہ عربیہ اسلامیہ، گلستان کالونی، راولپنڈی

مدرّس: دار العلوم نور الاسلام، حاجی شاہ، اٹک

رمضان ۱۴۳۹ھ/مئی ۲۰۱۸ء

باب اوّل

تذکرۃ المصنّفین للدرس النظامی

فصل اوّل (للبنین)

﴿درجہ اولیٰ﴾

۱)ارشاد الصرف[علم الصرف]:

نام: مولانا خدا بخش صاحب رحمہ اللہ۔ مصنف کے حالات بارے میں اکثر نے سکوت اختیار کیا ہے۔ البتہ ''خیر الزاد'' کے مؤلف ''عبدالرشید بلال صاحب'' لکھتے ہیں کہ میں نے خود سندھ جا کر تحقیق کی تو مفتی غلام قادر صاحبؒ [شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ دار الھدیٰ ٹھیڑی سندھ] نے ارشاد فرمایا کہ: ارشاد الصرف کے مصنف مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے علاقے کے رہنے والے مولانا حافظ خدا بخش ہزاروی ثم السندھی شہیدِ کشمیرؒ ہیں؛ جو سندھ میں ''جھنڈا پیر'' کے مشہور مدرسہ میں پڑھاتے رہے۔ پاکستان بننے کے متصل بعد جہادِ کشمیر میں اکبر علی خان مرحوم کی کمانڈ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگئے۔ آپ انتہائی نیک سیرت، بہت محنتی اور زیرک استاد تھے۔ اپنے اساتذہ کرام پر احقاق حق و ابطال باطل کی خاطر عجیب وغریب سوالات کرتے تھے؛ اسی وجہ سے اپنے ہم عصروں میں ''سؤّل'' [زیادہ سوال کرنے والا] مشہور ہوئے۔''

۲)علم الصرف[علم الصرف]:

نام: مشتاق احمد۔ **نسبت:** چرتھاولی[چرتھاول ضلع مظفر نگر، بھارت] **تعلیم:** آپ نے درسی کتب مولانا نظام الدین کیرانوی رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ بعد میں ''اجمیر'' جا کر سند فراغت حاصل کی۔ **تدریس:** دہلی سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔ کچھ عرصہ احمد آباد چلے گئے۔ وہاں سے رنگون اور پھر دہلی۔ آخر میں مستقل دار العلوم دیوبند منتقل ہوگئے اور تصنیفی زندگی شروع کی۔ ''اشاعت ادب'' کے نام سے اپنے ایک کتب خانے کی بنیاد رکھی۔ **وفات:** ۱۹۵۲ء/۱۳۷۲ھ کو دیوبند میں۔ **تصنیفات:** عربی کا آسان قاعدہ، علم الصرف (چار حصے)، علم النحو مع الترکیب، عوامل النحو، عربی گفت گو نامہ، عربی صفوۃ

المصادر، فارسی زبان کا آسان قاعدہ، فارسی بول چال، لطائف فارسی، صرف ونحو فارسی۔

۳)صفوۃ المصادر[علم الصرف]:

(دیکھیے:علم الصرف[درجہ اولیٰ]:صفحہ نمبر:۲۱)

۴)تیسیر الابواب[علم الصرف]:

نام: خیر محمد بن الٰہی بخش بن خدا بخش۔**نسبت:** جالندھری۔**پیدائش:** ۱۳۱۳ھ /۱۸۹۵ء کو اپنے ماموں کے گھر جالندھر میں۔**تعلیم:** ابتدائی کتب اپنے ماموں سے پڑھیں۔۱۳۳۲ھ/۱۹۰۵ء کو مدرسہ رشیدیہ جالندھر میں داخلہ لیا۔ایک سال یہاں پڑھنے کے بعد مدرسہ صابریہ چلے گئے۔۱۳۲۸ھ تک یہیں پڑھا، پھر بلندشہر کے مدرسہ منبع العلوم میں منتقل ہوگئے۔آخر میں مدرسہ اشاعت العلوم بانس بریلی سے ۱۳۳۵ھ میں سند فراغت حاصل کی۔**اساتذہ:** مولانا فضل محمد، مولانا فقیر اللہ، مولانا سلطان احمد، مولانا محمد یاسین سرہندی، مولانا عبد الرحمان سلطان پوری، مولانا سلطان احمد پشاوری، مولانا سلطان احمد بریلوی رحمہم اللہ۔**تدریس:** مدرسہ اشاعت العلوم سے فراغت کے بعد ایک سال وہیں پڑھایا۔پھر مدرسہ منڈی صادق گنج میں کچھ عرصہ پڑھایا اور صدر مدرس رہے۔پھر اساتذہ نے جالندھر کے ''مدرسہ عربیہ فیض محمدی'' کی سرپرستی آپ کے حوالے کردی۔۱۹/شوال ۱۳۴۹ھ/۹/مارچ ۱۹۳۱ء کو اپنے شیخ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے مشورہ پر جالندھر میں مدرسہ ''خیر المدارس'' کی بنیاد رکھی۔۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء کو جب پاکستان بنا تو آپ نے مدرسے کو پاکستان منتقل کردیا، جو تاحال قائم ہے۔**وفات:** ۲۰/شعبان ۱۳۹۰ھ۔
تصنیفات: افادات ونکات تفسیریہ، دروس فی علوم القرآن، خیر الاصول فی حدیث الرسول، خیر التنقید فی سیر التقلید، خیر الارشاد الی التقلید و الاجتہاد، شبہات فی مسئلۃ التقلید وکشفہا، خیر المصابیح فی عدد التراویح، مسائل صلاۃ التراویح، خیر الوسیلۃ، خیر الجواب فی ایصال الثواب، میزات الفقہ

الحنفی، ترجمة موجزة للامام الاعظم ابی حنیفه النعمان بن ثابت رحمه الله، تسهیل المبتدی **اور** تیسیر الابواب۔

۵)نحو میر[علم النحو]:

نام:علی بن محمد بن علی۔**کنیت**:ابو الحسن۔**لقب**:زین الدین۔**عرف**:میر سید شریف۔**پیدائش**:۲۲/شعبان ۷۴۰ھ۔**شوقِ علم**:صغر سنی میں ہی علوم ادبیہ کی تعلیم حاصل کی اور نحو میں متعدد کتب لکھ ڈالیں،چناں چہ"وافیہ شرح کافیہ"ان کی زمانہ طالب علمی کی تصنیف ہے۔پھر علوم نقلیہ کے لیے قطب الدین رازی تحتانی کے پاس پہنچے۔انہوں نے شوق علم کو دیکھ کر اپنے شاگرد مبارک شاہ کے پاس بھیج دیا۔**اساتذہ**:مبارک شاہ، شیخ اکمل الدین محمد بن محمود بابرتی،نور طاؤسی اور مخلص الدین ابو الخیر علی بن قطب الدین رازی رحمہم اللہ۔**شیخ و پیر**:باطنی علوم میں آپ کے شیخ خواجہ علاء الدین محمد بن محمد عطا بخاری رحمہ اللہ۔**وفات**:۶/ربیع الاول ۸۱۲ھ کو شیراز میں۔**تصنیفات**:شرح مفتاح العلوم،شرح کافیہ، حاشیہ بر شرح شمسیہ،حاشیہ بر شرح وقایہ،حاشیہ بر تلویح،حاشیہ بیضاوی،حاشیہ مشکاۃ،حاشیہ ہدایہ،صرف میر اور نحو میر۔

۶)علم النحو[علم النحو]:

(دیکھیے:علم الصرف[درجہ اولیٰ]:صفحہ نمبر:۲۱)

۷)تسهيل النحو[علم النحو]:

نام:عبداللہ۔**نسبت**:گنگوہی۔**پیدائش**:۱۲۵۸ھ۔**استاد**:مولانا یحییٰ کاندھلوی رحمہ اللہ۔**تدریس**:خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون،مظاہر علوم سہارنپور اور مدرسہ عربیہ۔خانقاہ امدادیہ کے قیام کے دوران مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے مواعظ قلم بند کرنے کا کام آپ کے سپرد کیا تھا۔**وفات**:۱۵/رجب ۱۳۳۹ھ بہ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۲۱ء شب شنبہ کاندھلہ میں۔**تصنیفات**:تسهيل النحو، تيسير المبتدی، تيسير المنطق، اكمال الشيم شرح اتمام النعم۔

۸) مائة عامل[علم النحو]:

نام:عبدالقاہر بن عبدالرحمان۔**کنیت**:ابوبکر۔**نسبت**:الجرجانی،[یہ طبرستان کا مشہور ضلع ہے۔]**استاد**:ابوعلی فارسی رحمہ اللہ ان کے اکلوتے استاد ہیں۔ان ہی سے ابتدا تا انتہا علوم عقلیہ ونقلیہ کی تحصیل کی۔**مسلک**:شافعی واشعری۔**تلامذہ**:احمد بن عبداللہ الضریر المہاباذی، ابوالمظفر محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن اسحاق الابیوروی۔**وفات**: ۴۷۱ھ۔**تصنیفات**:المغنی،اعجاز القرآن، دلائل الاعجاز، اسرار البلاغة۔

۹)الطريقة العصرية[علم اللغة]:

نام:ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر بن اسکندر خان بن زمان خان۔**پیدائش**:۱۹۳۵ء کو ضلع ایبٹ آباد کے گاؤں کوکل میں۔**تعلیم**:اسکول میں میٹرک کے بعد دارالعلوم چوہڑ شریف ہری پور میں اور دو سال احمد المدارس سکندر پور میں پڑھا۔۱۹۵۳ء میں دارالعلوم نانک واڑا کراچی میں داخلہ لیا۔رابعہ تا سادسہ یہاں پڑھا۔پھر آپ کی فرمائش پر مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ نے جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں سابعہ اور دورہ حدیث شروع کیا[علامہ بنوریؒ نے اپنے مدرسے کی بنیاد سب سے منفرد طریقے پر کی تھی۔آپ نے سب سے پہلے تکمیل کی بنیاد رکھی تھی۔] تو آپ وہاں چلے گئے اور ۱۹۵۶ء میں وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔نانک واڑہ میں تعلیم کے وقت مصر اور لیبیا کی حکومت کے مدد سے پاکستان میں عربی کے کورس منعقد کیے گئے تھے۔اس کے نگران ڈاکٹر امین مصری رحمہ اللہ تھے۔آپ نے اس میں نمایاں نمبرات حاصل کرنے کے بعد ان کے حکم پر یہ کورس مختلف جگہوں پر پڑھائے۔**اساتذہ**:مفتی ولی حسن ٹونکی، مولانا بدیع الزمان،مولانا سحبان محمود،مولانا یوسف بنوری،مولانا عبدالحق نافع کاکاخیل،مولانا عبدالرشید نعمانی اور مولانا لطف اللہ رحمہم اللہ۔**تدریس**:فراغت کے بعد جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں آپ کا تقرر ہوگیا۔تاحال آپ اسی ادارہ کے ساتھ منسلک ہیں۔مدرسے کا اہتمام بھی آپ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ آپ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر بھی ہیں۔**تصنیفات**:الطريقة العصرية في تعليم اللغة العربية، كيف تعلم اللغة العربية لغير الناطقين؟، القاموس

الصغير، جماعة التبليغ ومنهجها فى الدعوة، الاسلام واعداد الشباب۔

۱۰)عربی کا معلم[علم اللغة]:

مولانا عبدالستار خان رحمہ اللہ (ان کے حالاتِ زندگی باوجود تلاش کے فی الحال نہیں ملے۔)

۱۱)نور الایضاح[علم الفقه]:

نام: حسن بن عمار بن علی۔کنیت: ابوالاخلاص۔**نسبت:** الشرنبلالی، [مصر کی ایک بستی شبرابلولہ کی طرف خلاف قیاس نسبت کرتے ہوئے۔] **پیدائش:** ۹۹۴ھ۔**اساتذہ:** شیخ محمد حموی، شیخ عبدالرحمٰن المیسری، امام عبداللہ نحریری، علامہ محمد المحبی، شیخ الاسلام نورالدین علی بن غانم مقدسی اور شیخ ابوالاسعاد یوسف بن وفا رحمہم اللہ۔**تدریس:** جامعہ اظہر مصر میں ایک عرصے تک درس دیا۔**تلامذہ:** احمد بن محمد حموی، شیخ شاہین الامنادی، علامہ احمد عجمی اور علامہ اسماعیل نابلسی دمشقی رحمہم اللہ۔**وفات:** ۱۱/رمضان ۱۰۶۹ھ۔**تصنیفات:** رقم البیان فی دیة المفصل والسنان، سعادة اهل الاسلام بالمصافحة عقیب الصلوٰة والسلام، نور الایضاح اور امداد الفتاح شرح نور الایضاح۔

۱۲)الفقه المیسر[علم الفقه]:

نام: شفیق الرحمان۔**نسبت:** ندوی۔**پیدائش:** ۱۹۴۲ء کو مغربی چمپارن بہار میں۔ **تحصیل علم:** ابتدائی تعلیم اپنے قریب کے مدارس میں حاصل کی۔ان میں خاص کر مدرسہ اسلامیہ بیتیا قابل ذکر ہے۔اسی دوران امیر شریعت واڑیسہ وسکریٹری جنرل آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ مولانا نظام الدین صاحب سے تعلق ورابطہ رہا۔پھر وہاں سے دارالعلوم ندوۃ العلماء آئے۔یہیں سے سند فراغت حاصل کی۔**تدریس:** دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فراغت کے بعد تادم آخر یہیں شعبہ تدریس سے منسلک ہوگئے۔**تصنیف:** الفقه المیسر۔

۱۳)جمال القرآن[علم التجوید]:

نام: اشرف علی۔**لقب:** حکیم الامت۔**نسبت:** تھانوی۔**پیدائش:** ۵/ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ بمطابق ۹/ستمبر ۱۸۶۳ء کو ''تھانہ بھون'' میں۔**تحصیل علم:** ابتدائی تعلیم میرٹھ میں ہوئی،

فارسی کی کتب یہیں پڑھیں اور حافظ حسین مرحوم دہلوی سے کلام پاک حفظ کیا۔ پھر تھانہ بھون آ کر حضرت فتح محمد صاحب سے عربی کی ابتدائی اور فارسی کی اکثر کتب پڑھیں۔ ذی القعدہ ۱۲۹۵ھ کو دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور ۱۳۰۱ھ کو یہاں سے سند فراغت حاصل کی۔ **تدریس:** فراغت کے بعد اساتذہ کی اجازت سے کانپور گئے اور وہاں فیض عام میں تدریس کا آغاز کیا۔ ۱۳۱۵ھ کو وہاں سے چھوڑ کر اپنے آبائی علاقے تھانہ بھون آ گئے اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کی خانقاہ کو نئے سرے سے آباد کیا، ساتھ ہی مدرسہ اشرفیہ کی ابتدا کی اور ظاہری و باطنی علوم کی اشاعت کا کام تادم آخر یہیں کیا۔ **وفات:** ۱۶/ رجب ۱۳۶۲ھ بہ مطابق ۲۰/ جولائی ۱۹۴۳ء کو تھانہ بھون میں۔ **تصنیفات:** بیان القرآن، حقیقۃ الطریقۃ، احیاء السنن، امداد الفتاوی، الانتباھات المفیدۃ، اعلاء السنن، بہشتی گوہر، جمال القرآن اور نشر الطیب۔ [ان کی بے شمار تصنیفات ہیں، یہاں چند کا ذکر کیا گیا ہے۔]

۱۴) قصص النبیین [علم التاریخ]:

نام: علی میاں بن مولانا عبد الرحیم۔ **کنیت:** ابو الحسن۔ **نسبت:** الندوی۔ **پیدائش:** ۶/ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ بہ مطابق ۵/ دسمبر ۱۹۱۴ء، تکیہ شاہ علم اللہ رائے بریلی میں۔ **خاندان:** سید احمد شہید کے خاندان سے تھے۔ **تحصیل علم:** ابتدائی تعلیم اپنے والد کے پاس ہی حاصل کی۔ پھر مزید تعلیم کے لیے لکھنؤ کی عظیم درس گاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کا رخ کیا اور وہیں سے سند فراغت حاصل کی۔ دارالعلوم دیوبند میں بھی چند سال پڑھا اور مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ **تدریس:** ۱۹۳۴ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تفسیر و ادب کے استاد مقرر ہوئے۔ بیعت و خلافت: آپ کا اصلاحی تعلق مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری رحمہ اللہ سے تھا۔ انہیں سے خلافت و اجازت حاصل کی۔ **وفات:** ۳۱/ دسمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۳/ رمضان ۱۴۲۰ھ بہ روز جمعہ کو رائے بریلی میں۔ **تصنیفات:** قصص النبیین، القراءۃ الراشدۃ، مختارات من ادب العرب، المسلمون فی الھند، ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین؟ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆..................☆☆☆☆☆

﴿درجہ ثانیہ﴾

۱)علم الصیغه[علم الصرف]:

نام:عنایت احمد۔**نسبت:**الدیوی ثم الکاکوروی۔**پیدائش:**۹/شوال ۱۲۲۸ھ بہ مطابق اکتوبر ۱۸۱۳ء کو دیوہ ضلع بارہ بنکی میں۔**اساتذہ:**سید محمد بریلوی، مولانا حیدر علی ٹونکی، مولانا نورالاسلام دھلوی، شیخ اسحاق بن افضل عمری اور شیخ بزرگ علی مارہروی رحمہم اللہ۔**قید و بند:**نواب خان بہادر نے روہیل میں علم جہاد بلند کیا تو آپ نے مالی تعاون کا فتوی دیا، جو بعد میں انگریز کے ہاتھ لگا اور آپ کو قید کر کے کالا پانی جزیرے کی جیل میں ڈال دیا گیا۔جزیرہ کے حاکم کو تقویم البلدان کا ترجمہ ہندی زبان میں کروانا تھا۔آپ نے وہ ترجمہ کیا، جس سے خوش ہو کر آپ کو رہا کر دیا گیا۔**وفات:**۱۷/شوال ۱۸۹۹ھ بہ مطابق ۱۷/اپریل ۱۸۶۳ء کو بحری جہاز پر حج کے لیے جاتے ہوئے راستے میں جہاز کے ڈوبنے پر زندگی کی بازی ہار گئے۔**تصنیفات:**علم الصیغہ، علم الفرائض، رسالة فی فضل لیلة القدر، رسالة فی فضل العلم والعلماء، الاربعین من احادیث النبی الامین ﷺ اور تاریخ حبیب الله فی سیرة النبی ﷺ وغیرہ۔

۲)هداية النحو[علم النحو]:

۱)**نام:**عثمان۔**لقب:**سراج الدین۔**نسبت:**چشتی[سلسلہ چشت کی وجہ سے]، نظامی[شیخ نظام الدین کی وجہ سے]اودھی[اودھ قبیلے کی وجہ سے]۔**پیدائش:** ۶۵۶ھ کو ''لکھنوتی'' ریاست ''اودھ'' میں۔**اساتذہ:**مولانا فخر الدین زرادی، مولانا رکن الدین اندپتی رحمہ اللہ۔**وفات:**۷۵۸ھ کو لکھناتی میں۔**تصنیفات:**هداية النحو اور پنج گنج۔

۲)**نام:**محمد بن یوسف بن علی بن حیان۔**کنیت:**ابوحیان۔**نسبت:**الاندلسی۔**پیدائش:**۶۵۴ھ کو اندلس کے شہر غرناطہ میں۔**تعلیم:**حفظ قرآن، علم قرأت و تجوید اور

حدیث میں مہارت کاملہ حاصل کی۔**اساتذہ:** ابومحمد عبدالحق سے فن تجوید، ابوجعفر غرناطی اور ابوعلی حسین بن عبد العزیز سے قرأت، علم حدیث ۴۵۰ اساتذہ سے اور علم الفقہ علم الدین عراقی سے حاصل کیا۔**تلامذہ:** ابن عقیل اور ابن ھشام وغیرہ۔**وفات:** ۲۴۳ھ/ ۴۵ھ کو۔**تصنیفات:** البحر المحیط، شرح تسھیل، منھج السالك شرح الفیہ ابن مالك اور ھدایۃ النحو۔

۳)زادالطالبین[علم الحدیث]:

نام: عاشق الٰہی بن صدیق بن اسد اللہ۔**نسبت:** بلند شہری اور البرنی۔ [ہندستان کا ایک شہر''بلندشہر''،اسی شہر کا پرانا نام''برن''تھا۔] **پیدائش:** ۱۳۴۳ھ۔**تحصیل علم:** ابتدائی کتب مولانا محمد صادق صاحب سے پڑھیں۔پھر مدرسہ قادریہ حسن پور ضلع مراد آباد میں داخلہ لیا۔اس کے بعد علی گڑھ کے مدرسہ خلافت میں داخل ہوئے۔سند فراغت کے لیے مظاہر العلوم سہارنپور تشریف لے گئے۔**تدریس:** پہلے مدرسہ آثار الولی بٹالہ ضلع گورداسپور، مدرسہ اسلامیہ کٹھور ضلع میرٹھ، مدرسہ دعائیہ، مدرسہ رحیمیہ، مدرسہ امینیہ، مدرسہ کاشف العلوم[یہ سب مدارس دہلی میں ہیں۔]مدرسہ حافظ الاسلام فیروز پور جھرکا ضلع گوڑگاواں[میوات]، مدرسہ ندائے اسلام، جامع العلوم کلکتہ[یہیں پر زادالطالبین لکھی]، جامعہ حیات العلوم مراد آباد اور دارالعلوم کراچی۔**وفات:** تقریباً ۱۴۲۰ھ۔**تصنیفات:** تفسیر انوار البیان، مجانی الاثمار من شرح معانی الآثار، زاد الطالبین، التحفۃ المرضیۃ فی شرح المقدمۃ الجزریہ، حقوق الوالدین، فضائل علم، فضائل دعا وغیرہ۔

۴)تیسیر المنطق[علم المنطق]:

(دیکھیے: تسھیل النحو[درجہ اولیٰ]، صفحہ نمبر: ۲۳)

۵)ایسا غوجی[علم المنطق]:

نام: مفضل بن عمر۔**لقب:** اثیر الدین۔نسبت: الابہری[ابہر علی اختلاف الاقوال''روم''یا''اصفہان'' کا ایک شہر ہے۔] **تعارف:** آپ بڑے عالم و فاضل اور بلند

پایہ محقق ومنطقی تھے۔امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔وفات: ٦٦٠ھ۔**تصنیفات:** الرشادات، زبدہ، کشف الحقائق، المحصول، المغنی، ایساغوجی،ھدایۃ الحکمۃ اور تنزیل الافکار فی تعدیل الاسرار۔

٦)المرقات[علم المنطق]:

نام: فضل امام بن شیخ محمد ارشد۔**نسبت:** خیرآبادی۔**نسب:** آپ کا نسب "۳۳" واسطوں سے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جاملتا جاتا ہے۔ **پیدائش:** ہندستان کے ضلع سیتاپور کے قصبہ خیرآباد میں پیدا ہوئے۔**استاذ:** مولانا سیدعبدالواجد کرمانی خیرآبادی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔**شیخ:** آپ مولانا شاہ صلاح الدین صفوی گوپاموی رحمہ اللہ کے مرید تھے۔**شاگرد:** آپ کے صاحب زادے مولانا فضل حق، مفتی صدرالدین خان، مولانا سناءالدین احمد بن محمد شفیع بدایونی اور شاہ غوث علی۔**وفات:** ۵/ذی قعدہ/۱۲۴۰ھ۔**تصانیف:** المرقات اور میر زاہد رسالہ۔

٧)مختصر القدوری[علم الفقه]:

نام: احمد بن محمد بن احمد۔**کنیت:** ابو الحسین۔**نسبت:** البغدادی اور القدوری، [قدور گاؤں یا صنعتِ قدور(دیگ سازی) کی طرف نسبت کی وجہ سے۔] **پیدائش:** ۳٦۲ھ بہ مطابق ۹۷۲ء۔**اساتذہ:** رکن الاسلام ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ بن مہدی جرجانی، محمد بن علی بن سوید اور عبیداللہ بن محمد جوشنی رحمہم اللہ۔**تلامذہ:** خطیب بغدادی ابوبکر احمد بن علی بن ثابت، قاضی القضاۃ ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد دامغانی اور قاضی مفضل بن مسعود بن محمد بن یحییٰ بن ابی الفرج التنوخی رحمہم اللہ۔ **کتاب کی خاصیت:** آپ نے مختصر القدوری کے متن میں اکثر بعینہ قرآن و حدیث کی عبارات لائی ہیں، یعنی الفاظ اور جملے وہی لائے ہیں جو قرآن وحدیث

میں آئے ہیں۔**وفات:**۵/رجب ۴۲۸ھ بہ مطابق ۲۴/ اپریل ۱۰۳۸ء۔
تصنیفات: تجرید، مسائل الخلاف، تقریب، شرح مختصر الکرخی، شرح ادب القاضی اور مختصر القدوری۔

۸) فوائد مکیہ [علم التجوید]:

نام: عبدالرحمٰن بن محمد بشیر خان۔**نسبت:** مکی۔**وطن:** ضلع ''فرخ آباد'' کا قصبہ ''قائم گنج''۔**تحصیل علم:** اپنے بھائی قاری عبداللہ صاحب سے مکہ میں تجوید وقرأت کی تکمیل کی۔پھر ہندستان کے ضلع کانپور میں مولانا احمد حسین صاحب کے مدرسے میں درس نظامی کی تکمیل کی۔**تدریس:** ایک عرصے تک اسی مدرسے میں تجوید وقرأت کے مدرس رہے۔پھر رئیس الہ آباد شیخ عبداللہ آپ کو مدرسہ احیاء العلوم لے گئے۔سال ہا سال وہاں تشنگان علوم کو سیراب کرتے رہے۔یہ مدرسہ طویل عرصے تک تجوید وقرأت کا مرکز رہا۔**تلامذہ:** قاری ضیاء الدین احمد الہ آبادی اور قاری عبد الوحید صاحب۔**وفات:** ۱۳۴۹ھ کو مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ میں۔**تصنیفات:** فوائد مکیہ، افضل الدرر اور شرح قصیدہ رائیہ للشاطبی۔

۹) معلم الانشاء [علم اللغة]:

نام: عبد الماجد بن عبد اللطیف۔**نسبت:** ندوی۔پیدائش: ۱۳۴۶ھ بہ مطابق ۱۹۲۷ء کو ''پٹنہ'' کے گاؤں ''سگوڑی'' میں۔**تحصیل علم:** حصول علم کے غرض سے ۱۹۴۴ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء آئے۔۱۹۴۸ء میں ندوہ سے فارغ ہوئے۔**علمی زندگی:** ۲۰ سال تک۔دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تدریس کی۔پھر حجاز چلے گئے۔وہاں ۱۶/ ۱۷ سال تک، پھر سعودی عرب ریڈیو کے مشرقی شعبے میں ایک رکن کی حیثیت سے رہے۔**وفات:** ۱۹/ رجب ۱۴۰۵ھ بہ مطابق ۱۹۸۵ء۔
تصنیف: معلم الانشاء (دو حصے)۔

۱۰)القراءة الراشدة[علم الادب العربی]:

(دیکھیے :قصص النبیین[درجہ اولیٰ]،صفحہ نمبر:۲۶)

۱۱)تسهیل الادب[علم اللغة]:

نام: سلیم اللہ خان۔ **پیدائش:** ۲۵ دسمبر ۱۹۲۶ء کو" مظفر نگر" کے قصبہ "حسن پور لوہار" میں۔ **تحصیلِ علم:** مفتاح العلوم جلال آباد اور دارالعلوم دیوبند میں۔ **اساتذہ:** مولانا مسیح اللہ خان، شیخ الحدیث مولانا حسین احمد مدنی، شیخ الادب مولانا اعزاز علی، شیخ التفسیر مولانا ادریس کاندھلوی رحمہم اللہ۔ **تدریس:** مفتاح العلوم، دارالعلوم ٹنڈوالہ یار، دارالعلوم کراچی، جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن اور جامعہ فاروقیہ کراچی۔ **تلامذة:** مولانا مفتی احمد الرحمان، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید، مولانا ڈاکٹر نظام الدین شہید، مولانا عنایت اللہ شہید، مولانا حمید الرحمان شہید، مولانا جمشید علی خان رحمہم اللہ، مولانا عادل خان، مولانا عبید اللہ خالد، مفتی تقی عثمانی، مفتی رفیع عثمانی زیدمجدہم۔ **اعزاز:** جامعہ فاروقیہ کراچی کی بنیاد رکھی اور ایک طویل عرصے تک وفاق المدارس العربیہ کے صدر رہے۔ **وفات:** ۱۷/ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ بہ مطابق ۱۶/جنوری ۲۰۱۷ء کو کراچی میں۔ **تصنیفات:** کشف الباری عما فی صحیح البخاری، نفحات التنقیح فی شرح مشکاة المصابیح، اتحاف الذکی بشرح جامع الترمذی ،تفسیر کشف البیان،اربعینات، الامام البخاری؛ حیاته و اعماله، القول السلیم فی مبادئ التاریخ و التقویم ،**محدثین عظام اوران کی کتابوں کا تعارف**، **تسہیل الادب**۔

☆☆☆☆☆..................☆☆☆☆☆

﴿درجہ ثالثہ﴾

۱) کافیہ[علم النحو]:

نام: عثمان بن عمر بن ابی بکر بن یونس۔ **کنیت:** ابوعمر اور ابن حاجب۔ **لقب:** جمال الدین۔ **پیدائش:** مصر کے گاؤں ''فنا'' میں ۵۷۰ھ بہ مطابق ۱۱۷۵ء۔ **اساتذہ:** امام شاطبیؒ (م: ۵۹۰ھ) اور ماہر قانون ابوانبارؒ۔ قاہرہ میں پڑھا۔ پھر وہیں پڑھایا۔ بعد میں دمشق جامع اموی میں فقہ مالکی کی تعلیم دی۔ پھر دمشق سے قاہرہ اور قاہرہ سے اسکندریہ کی راہ لی۔ **وفات:** وہیں شوال ۶۴۶ھ/۱۱ فروری ۱۲۴۹ء۔ **تصنیفات:** الکافیہ، الشافیہ، مختصر المنتھی، رسالہ فی العشر، القصیدہ الموشحہ بالاسماء المؤنثہ، مختصر فی الفروع، الامالی الفحویہ، المقصد الجلیل فی علم الخلیل، منتھی السؤال والامل فی علم الاصول و الجدل۔

۲)معین الاصول [علم اصول الفقہ]:

نام: سعید احمد بن یوسف۔ (آپ کے والدین نے آپ کا نام ''احمد'' رکھا تھا، لیکن جب آپ نے مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور میں داخلہ لیا تو اپنے نام کے شروع میں ''سعید'' کا اضافہ کر دیا، اس طرح آپ کا پورا نام ''سعید احمد'' ہوگیا۔) **نسبت:** پالن پوری۔ **ولادت:** ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۹۴۰ء کو ''کالیڑہ'' ،ضلع بنارس کانٹھا'' (شمالی گجرات) میں۔ **تعلیم:** دارالعلو چھاپی۔ پھر مولانا نذیر احمد پالن پوری کے مدرسہ میں۔ ۱۳۷۷ھ میں مظاہر علوم سہارنپور۔ ۱۳۸۰ھ بمطابق ۱۹۶۰ء میں دارالعلوم دیوبند۔ **استاد:** محمد اکبر پالن پوری اور مولانا ہاشم بخاری۔ **تدریس:** دارالعلوم دیوبند۔ **اعزاز:** دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور صدر المدرسین (تاوقت تحریر)۔ **تصنیفات:** مبادیات فقہ، آپ فتویٰ کیسے دیں؟، حرمت مصاہرت، داڑھی اور انبیا کی سنت، تحشیہ امداد الفتاویٰ، کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے؟، تسہیل ادلہ کاملہ، مشاہیر محدثین وفقہائے کرام اور تذکرہ راویان کتب، تفسیر ہدایت القرآن، رحمۃ اللہ الواسعہ، آسان نحو (دو حصے)، آسان صرف (دو حصے)، آسان منطق، مبادی الفلسفہ (عربی)، معین الفلسفہ، العون الکبیر شرح الفوز الکبیر، فیض المنعم، مفتاح التھذیب شرح تھذیب المنطق، تحفۃ الدرر شرح نخبۃ الفکر، حیات امام ابوداود،

حیات امام طحاوی، اسلام تغیر پذیر دنیا میں۔

۳)اصول الشاشی[علم اصول الفقه]:

نام: نظام الدین ابوعلی احمد بن محمد بن اسحاق الشاشی۔**ولادت:** نظام الدین شاشی ماوراء النہر کے علاقے شاش میں پیدا ہوئے، جو سیحون کے قریب ہے۔ یہاں وہ قاضی بھی رہے۔**وفات:** امام شاشی نے ۳۴۴ھ بمطابق ۹۳۷ء مصر میں وفات پائی۔**تصنیف:** فقہ اور اصول فقہ میں فرید العصر ہیں، اصول فقہ میں مختصر اصول الشاشی تصنیف کی، اس کا نام خمسین رکھا، کیوں کہ جب یہ تصنیف کی اس وقت ان کی عمر ۵۰ سال تھی۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ تدریس کی نصابوں میں شامل ہوئی۔

۴)شرح التهذیب[علم المنطق]:

ماتن: نام: مسعود بن عمر بن عبد اللہ۔**لقب:** سعد الدین۔**نسبت:** تفتازانی۔ **پیدائش:** صفر ۷۲۲ھ کو "تفتازان" میں۔**تحصیل علم:** ابتدا میں کافی کمزور تھے، مگر محنت بہت کرتے تھے۔ایک بار خواب دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ سعد الدین! چلو، تفریح کر آئیں۔ آپ نے کہا: میں تفریح کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، میں انتہائی مطالعہ کے باوجود سبق یاد نہیں کر پاتا۔تفریح کروں گا تو کیا حشر ہوگا؟ اس شخص نے تین بار اسی طرح کیا۔تیسری بار اس نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرما رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں گھبرا کر اٹھا اور ننگے پاؤں چل پڑا۔شہر سے بار ایک جگہ کچھ درخت تھے، وہاں پہنچ کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھ کر آپ نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا: ہم نے بار بار بلایا اور تم نہیں آئے۔ میں نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں تھے کہ آپ نے یاد فرما رہے ہیں۔اس کے بعد میں نے اپنی کند ذہنی اور غباوت کی شکایت کی۔آپ نے فرمایا: افتح فمك ، میں نے منہ کھولا تو آپ نے اپنا لعاب دہن مبارک میرے منہ میں ڈالا اور دعا کے بعد فرمایا: جاؤ۔بیداری کے بعد جب عضد الدین رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔اثنائے درس جب آپ نے اشکالات پیش کیے، جن کے متعلق ساتھیوں کا یہ گمان تھا کہ یہ بے معنی سوالات ہیں، استاذ سمجھ گئے اور

کہا:یاسعد! انك اليوم غيرك فيما مضى۔ **تلامذہ:** عبدالواسع بن خضر، شیخ شمس الدین محمد بن احمد حضری، ابوالحسن برہان الدین حیدر بن احمد بن ابراہیم الہروی العجمی وغیرہ۔ **وفات:** ۲۲ر محرم الحرام ۷۹۲ھ کو سمرقند میں۔ **تصنیفات:** شرح تصریف زنجانی، مطول، مختصر المعانی، سعیدہ شرح شمسیہ، تلویح، شرح عقائد نسفی، الارشاد اور شرح المقاصد وغیرہ۔

شارح: **نام:** عبداللہ بن حسین۔ **نسبت:** یزدی۔ **مقام و مرتبہ:** اپنے وقت کے زبردست محقق، نابغہ روزگار اور نہایت خوب صورت تھے۔ **تلامذہ:** شیخ بہاؤالدین محمد بن حسین عاملی، ابراہیم ہمدانی اور آپ کے صاحبزادے حسن علی وغیرہ۔ **وفات:** ۹۸۱ھ کو شہر اصبہان میں۔ **تصنیفات:** شرح القواعد، شرح العجالة، حاشیہ شرح مختصر (شرح تلخیص)، حاشیہ بر حاشیہ خطائی اور شرح التهذيب۔

۵) نفحة العرب [علم الادب العربی]:

نام: اعزاز علی بن محمد مزاج علی بن حسن علی بن خیر اللہ۔ **لقب:** اعزاز العلماء۔
پیدائش: ۱۳۰۰ھ کو ہندستان کے شہر "بدایوں" میں۔ **آبائی وطن:** مرادآباد کے مضافات میں ایک قصبہ "امروہہ" ہے۔ **تحصیل علم:** ابتدائی تعلیم کے بعد تلہر کے مشہور مدرسہ عربی گلشن فیض میں داخلہ لیا۔ ملا جامی تک وہاں پڑھنے کے بعد شاہجہانپور کی مشہور دینی درس گاہ عین العلوم میں داخلہ لیا، جہاں مولانا قاری بشیر احمد صاحب اور مفتی کفایت اللہ صاحب سے کچھ کتب پڑھیں۔ پھر انہیں کے اصرار پر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لے لیا۔ داخلے کے بعد میرٹھ جانا ہوا تو مولانا عاشق الٰہی میرٹھی کے اصرار پر وہاں کے مدرسہ قومی خیر نگر میں داخلہ لے لیا۔ پھر دارالعلوم دیوبند آ گئے اور یہیں سے سند فراغت حاصل کی۔ **تدریس:** بھاگلپور کے مدرسہ نعمانیہ، شاہجہانپور کے مدرسہ افضل المدارس اور دارالعلوم دیوبند میں۔ **وفات:** ۱۳ر رجب ۱۳۷۴ھ کو دیوبند میں۔ **تصنیفات:** حاشیہ نورالایضاح عربی و فارسی، حاشیہ دیوان حماسہ، حاشیہ کنز الدقائق، حاشیہ دیوان متنبّی، حاشیہ شرح نقایہ، حاشیہ مفید الطالبین، نفحة العرب اور حاشیہ نفحة العرب۔

٦)معلم الانشاء[علم اللغة]:

(دیکھیے :معلم الانشاء[حصہ اوّل] (درجہ ثانیہ)،صفحہ نمبر: ۳۰)

٧) كنز الدقائق[علم الفقه]:

نام:عبد اللہ بن احمد بن محمود۔**کنیت:**ابو البرکات ۔**لقب:**حافظ الدین۔**نسبت:** نسفی [ماوراء النہر میں بلاد ''سغد'' کے ایک شہر ''نسف'' کی طرف نسبت] ۔**اساتذہ:**شمس الائمہ محمد بن عبد الستار کردری، نجم العلماء علی بن محمد بن علی حمید الدین عزیز، بدر الدین خواہر زادہ رحمہم اللہ وغیرہ۔**وفات:**۷۰۱ھ یا ۷۱۰ھ یا ۷۱۱ھ۔**تصنیفات:**کنز الدقائق، المنار، کشف الاسرار، شرح منتخب حسامی، مصفی شرح منظوم نسفیہ، شرح فقہ نافع، اعتماد الاعتقاد شرح عمدہ، فضائل اعمال اور مدارك التنزيل۔

٨)تعليم المتعلم[علم الاخلاق/علم الآداب]:

نام:برہان الدّین ابراہیم۔**نسبت:**زرنوجی [زرنوج بِالفتح و السکون بلد بِمَا وَرَاء النَّهر بعد خجند] حنفی۔ من تلامیذ برہان الدّین صاحب الْہِدَایَۃ ۔**وفات:**۶۰۰ھ/۱۲۰۳ء۔

تصنیف:تَعْلِیم المتعلم طَرِیق التَّعَلُّم۔

٩)رياض الصالحين[علم الحديث]:

نام:یحییٰ بن شرف بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام۔**لقب:**محی الدین۔**کنیت:**ابوزکریا۔**نسبت:**النووی۔**پیدائش:**محرم ۶۳۰ھ کو مقام ''نواہ'' میں۔**تحصیل علم:** قرآن اپنے شہر میں حفظ کیا۔ پھر ۶۴۹ھ میں اپنے والد کے ساتھ مدرسہ رواحیہ دمشق میں آگئے۔**اساتذہ:**کمال الدین اسحاق بن احمد جعفری، رضی بن برہان زین الدین بن عبد الدائم، عماد الدین بن عبد الکریم، زین الدین خلف بن یونس، تقی الدین بن ابی الیسر اور جمال الدین بن الصیر فی۔**وفات:**چہار شنبہ ۱۴/رجب ۶۷۶ھ۔**تصانیف:**المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، رياض الصالحين، تهذيب الاسماء و اللغات، الروضة، شرح المهذب، كتاب الاذكار اور كتاب المناسك وغیرہ۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

﴿درجہ رابعہ﴾

۱)شرح الوقایه(آخرین)[علم الفقه]:

نام: عبید اللہ بن مسعود بن محمود بن احمد بن عبید اللہ بن ابراہیم۔**لقب:** صدر الشریعہ الاصغر۔**دادا کا لقب:** تاج الشریعہ۔**پردادا کا لقب:** صدر الشریعہ الاکبر۔**تحصیل علم:** آپ نے علم کی تحصیل اپنے دادا تاج الشریعہ وغیرہ سے کی۔**فضل وکمال:** آپ محدث، فقیہ، مفسر اور جامع معقول ومنقول تھے۔**وفات:** ۷۴۷ھ۔**تصنیفات:** شرح الوقایة، التنقیح، المقدمات الاربعه، تعدیل العلوم، شرح فصول الخمسین، کتاب الشروط اور کتاب المحاضر۔

۲)قطبی[علم المنطق]:

نام: محمد بن محمد۔**کنیت:** ابوعبد اللہ۔**لقب:** قطب الدین وتحتانی (قطب الدین رازی[مصنف قطبی] اور قطب الدین شیرازی[شارح حکمۃ الاشراق ومصنف درۃ التاج وغیرہ] دونوں ہم نام و ہم عصر ایک ہی زمانے میں ایک ہی مدرسے میں استاذ مقرر ہوئے۔بالائی منزل میں شیرازی پڑھاتے تھے،اس لیے انہیں قطب الدین فوقانی کہاجاتا ہےاور نچلی منزل میں قطب الدین رازی پڑھاتے تھے،اسی لیے انہیں قطب الدین تحتانی کہاجاتا ہے۔)**نسبت:** رازی (بلادِ "دیلم" کے ایک شہر "رے" کی طرف نسبت) **پیدائش:** ۶۹۲ھ۔**تحصیل علم:** اپنے بلاد میں ہی رہ کر علم حاصل کیا اور قاہرہ جاکر شیخ شمس الدین اصبہانی سے بھی پڑھا۔**علمی مقام:** علامہ تاج الدین سبکی طبقات کبری میں لکھتے ہیں: جب آپ ۷۶۳ھ میں دمشق پہنچے اور ہم نے ان سے بحث مباحثہ کیا تو منطق وحکمت میں امام اور معانی و بیان اور تفسیر کا بہترین عالم پایا۔حافظ ابن کثیر نے ان کے متعلق "احدا لمتکلمین العالمین بالمنطق" کے الفاظ لکھے ہیں۔**وفات:** ۶/ذی القعدہ ۷۶۶ھ۔**تصنیفات:** لوامع الاسرار شرح مطالع الانوار ،محاکمات شرح اشارات، رسالہ قطبیہ ،حواشی کشاف تا

سورۂ طٰہٰ اور شرح الحاوی الصغیر۔

۳)دروس البلاغہ[علم المعانی، علم البیان......]:

نام ونسب: محمد حفنی ناصف بن شیخ اسماعیل ناصف۔ **پیدائش:** ۲۰/ ۱۲۷۷ھ کو قاہرہ میں۔ **تحصیل علم:** حفظ قرآن کے بعد جامعہ ازہر چلے گئے۔ یہاں سے فراغت کے بعد مدارس امیریہ میں استاد مقرر ہوگئے۔ پھر تدریس چھوڑ کر قانون پڑھا اور سرکاری وکیل کے سیکٹری بن گئے ۱۸۹۲ء میں عدالت کے جج معین ہوئے۔ آخر میں جامعہ مصریہ میں ادب عربی کے لیکچرار مقرر ہوئے۔ آپ شاعر اور نثر نگار تھے۔ **وفات:** ۱۳۲۷ھ بہ مطابق ۱۹۱۹ء۔ **تصنیفات:** دروس البلاغہ [یہ کتاب انہوں نے اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مل کر لکھی۔]، ممیزات لغۃ العرب، حیاۃ اللغۃ العربیۃ، القطار السریع فی علم البدیع، الامثال العامیۃ اور بدیع اللغۃ العامیۃ۔

۴)المقامات الحریریۃ[علم الادب العربی]:

نام: قاسم بن علی بن محمد بن عثمان۔ **کنیت:** ابو محمد۔ نسبت: البصری، الحریری (ریشم کا کاروبار کرتے تھے) اور الحرّامی (قبیلہ بنو حرّام سے نسبی تعلق کی بنا پر)۔ **ولادت:** ۴۴۶ھ کو بصرہ کے قصبہ مشان میں۔ **اساتذہ:** ابو القاسم فضل بن محمد قصبانی سے علم ادب اور ابو تمام محمد بن الحسن سے حدیث کا علم حاصل کیا۔ **فضل وکمال:** آپ فصاحت و بلاغت میں یکتا، نحو، علم معانی اور علم بدیع کے ماہر، نظم ونثر پر یکساں قادر اور انشا پرداز اور ادیب تھے۔ **وفات:** ۶/ رجب ۵۱۵ھ کو بصرہ میں۔ **تصنیفات:** درۃ الغواص فی اوھام الخواص، ملحۃ الاعراب، صدور زمان القبور و قبور زمان الصدور، دیوان حریری، توضیح البیان، رسالہ سینیہ اور رسالہ شینیہ۔

۵)شرح الجامی[علم النحو]:

نام: عبد الرحمان بن احمد بن محمد۔ **لقب:** عماد و نور الدین۔ **کنیت:** ابو البرکات۔

نسبت: جامی۔ **پیدائش**:۲۳ر شعبان ۸۱۷ھ کو خراسان کے قصبہ ''جام'' میں۔ **تحصیل علم**: صرف ونحو اپنے والد صاحب سے حاصل کیا۔ **اساتذہ**: خواجہ علی سمرقندی، مولانا شہاب الدین محمد جاجری۔ **وفات**: ۱۸ر محرم الحرام ۸۹۸ھ کو ہرات میں۔ **تصنیفات**: التفسیر الی قوله تعالی: فایای فارهبون، شرح احادیث الاربعین، شرح فصول الحکم، شرح مفتاح الغیب اور شرح جامی وغیرہ۔

٦)نور الانوار[علم اصول الفقه]:

نام: احمد بن ابو سعید بن عبد الرزاق بن شاہ مخدوم۔ **لقب**: ملا جیون۔ **پیدائش**: ۱۰۴۸ھ کو دہلی کے قصبہ امیٹھی میں۔ **تحصیل علم**: سات سال کی عمر میں حفظ قرآن کے بعد علوم وفنون کی تحصیل میں مشغول ہو گئے۔ پورب کے مختلف قصبات میں رہ کر پڑھا۔ اکثر کتب شیخ محمد صادق ترکھی سے پڑھیں اور سند فراغت ملا لطف اللہ گوردی سے حاصل کی۔ پھر تدریس میں مشغول ہو گئے۔ **وفات**: ۱۱۳۰ھ۔ **تصنیفات**: نور الانوار، التفسیر الاحمدیة فی بیان الآیات الشرعیة مع تالیفات المسائل الفقهیة، السوانح، مناقب الاولیاء اور آداب احمدیہ۔

٧)ریاض الصالحین[علم الحدیث]:

(دیکھیے: ریاض الصالحین [درجہ ثالثہ]، صفحہ نمبر: ۳۵)

٨)معلم الانشاء[علم اللغة]:

نام: محمد رابع [مولانا ابو الحسن علی حسنی ندوی کے بھانجے ہیں۔]۔ **نسبت**: حسنی ندوی۔ **پیدائش** یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء کو بھارت کے صوبہ اتر پردیش میں واقع ضلع رائے بریلی کے تکیہ کلاں میں۔ **ابتدائی زندگی اور تعلیم**: ابتدائی تعلیم اپنے خاندانی مکتب رائے بریلی میں ہی مکمل کی، اس کے بعد اعلی تعلیم کے لیے دار العلوم دیوبند اور ندوۃ العلماء میں داخل ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء سے سند فراغت حاصل کی۔ اس دوران ۱۹۴۷ء

میں ایک سال دار العلوم دیوبند میں بھی قیام رہا۔عملی زندگی ۱۹۴۹ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء میں معاون مدرس کے طور پر تقرر ہوا۔اس کے بعد دعوت وتعلیم کے سلسلہ میں دو سال حجاز،سعودی عرب میں قیام رہا۔۱۹۵۵ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء کے کلیۃ اللغۃ العربیۃ کے وکیل منتخب ہوئے اور ۱۹۷۰ء کو عمید کلیۃ اللغۃ مقرر ہوئے ۱۹۹۳ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء کے مہتمم بنائے گئے۔ اس کے بعد ۱۹۹۹ء میں نائب ناظم ندوۃ العلماء اور ۲۰۰۰ء میں مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی کی وفات کے بعد ناظم ندوۃ العلماء مقرر ہوئے۔ دو سال بعد جون ۲۰۰۲ء میں حیدرآباد دکن میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سابق صدر قاضی مجاہد الاسلام قاسمی مرحوم کی وفات کے بعد متفقہ طور پر صدر منتخب ہوئے۔

تصانیف: جزیرۃ العرب،دو مہینے امریکا میں،رہبر انسانیت، الادب العربی بین عرض ونقد،معلم الانشاء[سوم]۔

﴿درجہ خامسہ﴾

۱)آثار السنن[علم الحدیث]:

نام: احمد بن سبحان علی۔آپ کا سلسلہ نسب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔**کنیت:** ابوالخیر۔**عرفی نام:** ظہیراحسن۔**تخلص:** شوق اور نیموی۔**پیدائش:** ۱۴/جمادی الثانی ۱۲۷۸ھ کو ہندوستان کے صوبہ بہار کے صالح پور میں۔**وفات:** ۱۷/رمضان ۱۳۲۲ھ۔**تصنیفات:** آثار السنن۔

۲)الانتباهات المفيدة[علم الفلسفه]:

(دیکھیے: جمال القرآن[درجہ اولیٰ]، صفحہ نمبر: ۲۵)

۳)المعلقات السبع[علم الادب العربی]:

نام: احمد بن ابولیلی سابور یا میسرہ بن مبارک بن عبیدہ۔**کنیت:** ابوالقاسم۔ **لقب:** راویہ[اشعار کی روایت کرنے کی وجہ سے]۔**پیدائش:** ۹۰ھ یا ۷۵ھ کو کوفہ میں۔

۴)دیوان المتنبی[علم الادب العربی]:

نام: احمد بن حسین بن حسن بن عبدالصمد بن سعد۔**کنیت:** ابوالطیب۔**لقب:** متنبّی[اس نے پہلے علوی ہونے کا دعوی کیا اور پھر نبی ہونے کا۔جب اسے قید کیا گیا تو اس نے اس سے انکار کیا۔اسی دعوی نبوت کی وجہ سے اسے یہ لقب ملا]۔**پیدائش:** ۳۰۳ھ کو کوفہ کے محلّہ کندہ میں۔**تحصیل ادب:** اس نے اکابر علمائے ادب زجاج، ابن السراج، ابوالحسن اخفش، ابوبکر محمد بن درید اور ابوعلی فارسی وغیرہ کے فیضان صحبت سے یہ کمال حاصل کیا۔**وفات:** ۲۸/رمضان ۳۵۴ھ کو بیٹے محسد اور غلام مفلح کے ساتھ قتل کیا گیا۔

۵)الهداية(اوّل)[علم الفقه]:

نام: علی بن ابی بکر عبد الجلیل بن الخلیل ابی بکر حبیب۔ **کنیت:** ابو الحسن۔ **لقب:** برہان الدین۔ **پیدائش:** ۸/رجب المرجب ۵۱۱ھ کو مرغینان کے گاؤں رشدان میں۔ **اساتذہ:** مفتی الثقلین نجم الدین ابو الحفص عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل بن لقمان النسفی، ابو اللیث محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد ابی توبہ المروزی اور ضیاء الدین محمد بن الحسین بن ناصر بن عبد العزیز رحمہم اللہ وغیرہ۔ **تلامذہ:** شیخ الاسلام جلال الدین محمد، نظام الدین عمر، شیخ الاسلام عماد الدین بن ابی بکر اور شمس الائمہ محمد بن عبد الستار بن محمد رحمہم اللہ وغیرہ۔ **وفات:** ۱۴/ذی الحجہ ۵۹۳ھ یا ۵۹۶ھ کو سمرقند میں۔ **تصنیفات:** ہدایہ، کفایہ، منتقی، تجنیس، مزید، مناسک حج، مختارات النازل، فرائض العثمانی اور مختار الفتاوی۔

۶)مختصر المعانی[علم المعانی، علم البیان......]:

(دیکھیے: شرح التهذیب [درجہ ثالثہ]، صفحہ نمبر: ۳۳)

۷)معین الفلسفه[علم الفلسفه]:

(دیکھیے: معین الاصول [درجہ ثالثہ]، صفحہ نمبر: ۳۲)

۸)منتخب الحسامی[علم اصول الفقه]:

نام: محمد بن محمد بن عمر۔ **کنیت:** ابو عبد اللہ۔ **لقب:** حسام الدین۔ **تلامذہ:** محمد بن عمر نوجاباذی، محمد بن محمد بخاری، فخر الدین محمد بن احمد بن الیاس مایمرغی رحمہم اللہ وغیرہ۔ **وفات:** ۲۲یا۲۳/ذیقعدہ ۶۴۴ھ۔ **تصنیفات:** منتخب الحسامی۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

﴿درجہ سادسہ﴾

۱)الفوز الکبیر[علم اصول التفسیر]:

نام:احمد بن شاہ عبد الرحیم۔**کنیت:**ابو الفیاض۔**عرف:**ولی اللہ۔**بشارتی نام:** قطب الدین۔**تاریخی نام:**عظیم الدین۔**سلسلہ نسب:**آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور والدہ کی طرف سے حضرت موسیٰ کاظم رحمہ اللہ تک پہنچتا ہے۔اسی وجہ سے آپ خالص عربی النسل اور فاروقی ہیں۔**پیدائش:**۴/شوال ۱۱۱۴ھ بہ مطابق ۱۷۰۲ء کو ضلع مظفر نگر کے قصبہ ''پھلت'' میں۔**تحصیل علم:**آپ نے اکثر تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔اس کے علاوہ امام حدیث شیخ محمد افضل سیالکوٹی کی خدمت میں علوم حدیث کے استفادہ کے لیے حاضر ہوتے رہے۔**تدریس:**والد صاحب کی وفات کے بعد انہی کی مسند سنبھالی۔اس وقت تعلیم کا جو طریقہ رائج تھا آپ نے اسے تبدیل کیا اور طریقۂ تدریس کو نئی راہ دکھائی۔**سند حدیث:**علم حدیث کو آپ نے ایسے شوق سے حاصل کیا اور پھر آگے پھیلایا کہ برصغیر کی سند حدیث آپ کے بغیر نامکمل ہوتی ہے۔**تلامذہ:**شیخ محمد عاشق پھلتی، شاہ نور اللہ بڈھانوی، خواجہ محمد امین کشمیری اور شفیع محمد سعید افغانی وغیرہ۔**وفات:** ۲۹/محرم الحرام ۱۱۷۶ھ بہ مطابق ۱۷۶۳ء کو بڈھانہ ضلع مظفر نگر میں۔**تصنیفات:** فتح الرحمن فی ترجمة القرآن، فتح الخیر بما لا بد من حفظة فی علم التفسیر، تاویل الاحادیث، حجة اللہ البالغة، ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، شرح تراجم ابواب صحیح البخاری اور الفوز الکبیر۔

۲)التوضیح و التلویح[علم اصول الفقه]:

صاحب التنقیح و التوضیح: (دیکھیے:شرح الوقایة[درجہ رابعہ]،صفحہ نمبر:۳٦)

صاحب التلویح: (دیکھیے :شرح التہذیب [درجہ ثالثہ]، صفحہ نمبر:۳۳)

۳)تفسیر جلالین[علم التفسیر]:

☆**نصف ثانی: نام:** محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد بن ہاشم۔**لقب:** جلال الدین۔**نسبت:** المحلی [مغربی مصر کے شہر محلّہ اکبر کی وجہ سے]۔**پیدائش:** شوال ۷۹۱ھ کو قاہرہ میں۔**اساتذہ:** علامہ بیجوری، جلال بلقینی، ولی عراقی، شمس برماوی، عز بن جماعہ، شمس شطنونی، ناصر الدین بن انس مصری حنفی، بدر محمود اقصرائی رحمہم اللہ وغیرہ۔**وفات:** ۱۵/رمضان ۸۶۴ھ۔تصنیفات: جمع الجوامع، منہاج فرعی۔

☆**نصف اوّل: نام:** عبدالرحمٰن بن ابی بکر محمد کمال الدین بن سابق الدین بن عثمان فخر الدین بن محمد ناظر الدین۔**لقب:** جلال الدین۔**کنیت:** ابو الفضل۔**نسبت:** السیوطی [سیوط کی طرف منسوب ہے۔ جسے ''اسیوط'' بھی کہا جاتا ہے۔یہ نواح مصر میں دریائے نیل کے مغرب میں ایک شہر ہے۔]۔**پیدائش:** یکم رجب ۸۴۹ھ۔**اساتذہ:** شیخ کمال الدین ابن الہمام السیوطی، شیخ شمس سیرامی، شیخ شمس مرزمانی حنفی، شیخ شہاب الدین الشارمساحی، شیخ الاسلام علم الدین، علامہ بلقینی، علامہ شرف الدین المناوی اور محقق دیارمصر سیف الدین محمد بن محمد حنفی رحمہم اللہ۔**تلامذہ:** شمس الدین الداودی، ابن ایاس، شمس الدین الشامی۔**وفات:** ۱۹/جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ۔**تصنیفات:** الاتقان فی علوم القرآن، عین الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلالین اور الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور وغیرہ۔

۴)خیر الاصول[علم اصول الحدیث]:

(دیکھیے : تیسیر الابواب [درجہ اولیٰ]، صفحہ نمبر:۲۲)

۵)فہم الفلکیات[علم الفلکیات]:

نام: سید شبیر احمد۔**نسبت:** کاکاخیل۔**پیدائش:** ۱۹۵۴ء کو جہانگیرہ، تحصیل

لاہور، ضلع صوابی۔ **آبائی وطن**: زیارت کا کا صاحب، تحصیل نوشہرہ، ضلع نوشہرہ۔ **تعلیم**: مختلف ملکی اور غیر ملکی یونی ورسٹیوں سے۔ **دینی تعلیم**: مفتی زہیر احمد، مفتی فیض الدین اور مولانا الطاف صاحب سے راولپنڈی میں، صحاح ستہ کی سند اجازت حاجی عبد المنان صاحب سے مکہ مکرمہ میں۔ **تدریس**: پیاس یونیورسٹی، مختلف مدارس [دار العلوم کراچی، جامعہ فاروقیہ، بنوری ٹاؤن، خیر المدارس، جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ مدنیہ لاہور اور جامعہ محمودیہ وغیرہ] میں فلکیات اور علم الفرائض کو جدید طریقے پر پڑھایا۔ فلکیات، ریاضی اور میراث آپ کا خصوصی ذوق ہے۔ خود تحقیق و مطالعہ کے ساتھ انہیں جدید انداز میں حل کیا ہے۔ آپ اردو [پیغام محبت، شاہراہ محبت اور فکر آ گہی۔] اور فارسی [دَ مینی پیغام، دَ مینی شاہرہ] کے شاعر بھی ہیں۔ (تا وقت تحریر حیات) **تصنیفات**: فہم فلکیات، آسان میراث، فہم ریاضی، کشف ہلال، المؤذن، زبدۃ التصوف، تصوف کا خلاصہ۔

۶)شرح العقائد[علم الکلام]:

ماتن: نام: عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل۔ **کنیت**: ابو حفص۔ **لقب**: مفتی الثقلین اور نجم الدین۔ **نسبت**: النسفی۔ **پیدائش**: ۴۶۱ھ کو شہر "نسف"۔ **تعلیم**: علم الفقہ کی تعلیم صدر الاسلام محمد بن محمد بن عبد الکریم بزدویؒ سے حاصل کی۔ آپ وقت کے اصولی، متکلم، ادیب، مفسر، محدث، نحوی، فقیہہ اور مشہور ائمہ حفاظ میں سے تھے۔ **وفات**: جمادی الاولیٰ ۵۳۷ھ کو شہر سمرقند میں۔ **تصانیف**: العقائد النسفیہ، التیسیر فی علم التفسیر، المنظوم، کتاب المواقیت۔

شارح: (دیکھیے: شرح التہذیب [درجہ ثالثہ]، صفحہ نمبر: ۳۳)

۷)متن الکافی[علم العروض و علم القوافی]:

نام: احمد بن شعیب۔ **کنیت**: ابو العباس۔ **نسبت**: القنانی اور الشافعی۔ **وفات**: ۸۵۸ھ۔ [ان کے صرف یہی حالات ملے ہیں۔]

۸)دیوان الحماسہ[علم الادب العربی]:

نام: حبیب بن اوس بن الحارث بن قیس بن الاشج بن یحیٰ۔**کنیت:** ابوتمام۔ **نسبت:** طی ء۔ **پیدائش:** ۱۸۸ھ یا ۱۹۰ھ یا ۱۹۲ھ کو جیدور میں۔**حالات زندگی:** بچپن میں مصر آئے اور مسجد عمرو بن عاص میں پانی بھرتے اور اشعار یاد کرتے۔یہیں سے شہرت پائی، اپنا نام پیدا کیا اور دوسرے شعراء سے آگے بڑھ گئے۔**تألیف کتاب:** ایک دفعہ کسی مشاعرے سے عراق کی جانب واپسی پر ہمذان میں ابوالوفاء کے پاس رات رکے۔صبح اٹھے تو برف باری کی وجہ سے راستے بند ہو چکے تھے۔ابوالوفاء آپ کو اپنے کتب خانے میں لے گیا۔وہاں آپ نے مطالعہ کیا اور ساتھ ساتھ انتخاب کرتے گئے تو یوں ''دیوان حماسہ'' مرتب ہوگئی۔**وفات:** ۲۲۸ھ۔

۹)سراجی[علم المیراث/علم الفرائض]:

نام: محمد بن محمد بن عبد الرشید۔**کنیت:** ابو طاہر۔**لقب:** سراج الدین۔**مسلک:** حنفی۔**نسبت:** سجاوندی [یہ افغانستان کے شہر کابل کا ایک قصبہ ہے یا یہ خراسان میں ایک مقام ہے یا پھر سیسان کے ایک شہر سگاوند کا معرب ہے۔]۔**علوشان:** آپ بہت بڑے عالم ربانی، فقیہ، فرّاض اور حساب دان ہیں۔**وفات:** ۶۰۰ھ یا ۷۰۰ھ اور ایک قول ۳۵۸ھ۔**تصنیفات:** الوقف والابتداء، الجبر والمقابلۃ، الذخائر النثار فی اخبار السید المختار ﷺ اور سراجی۔

۱۰)مسند الامام الاعظم[علم الحدیث]:

نام: نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان۔**کنیت:** ابو حنیفہ۔**لقب:** امام اعظم۔**پیدائش:** ۸۰ھ بمطابق ۶۹۹ء کو عراق کے شہر کوفہ میں۔**تحصیل علم:** آپ کے مایا ناز استاد حماد بن ابی سلیمان رحمہ اللہ تھے۔انہی سے فقہ کا علم حاصل کیا۔آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی کبھی زیارت کی، ان سے احادیث بھی سنی۔اسی وجہ سے آپ کو ''تابعیت'' کا

مقام حاصل ہے۔آپ کے اساتذہ کی تعداد تقریباً چار ہزار تھی۔**تلامذہ:**ابویوسف، محمد بن حسن شیبانی، حماد بن ابی حنیفہ، زفر بن ہذیل، عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح اور داؤد بن نُصیر وغیرہ رحمہم اللہ۔**وفات:** ۱۵۰ھ کو بغداد میں۔

۱۱)الهدایه(ثانی)[علم الفقه]:

(دیکھیے: الھدایه (اوّل)[درجہ خامسہ]،صفحہ نمبر:۴۱)

۱۲)العقیدة الطحاویة[علم الکلام]:

نام:احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ۔**کنیت:**ابوجعفر۔**نسبت:**ازدی[یمن کا ایک طویل الذیل قبیلہ ہے۔] اور طحاوی۔**پیدائش:** ۲۳۸ھ یا ۲۳۹ھ۔**تحصیل علم:**آپ نے اپنے ماموں ابوابراہیم اسماعیل بن یحیٰ مزنی رحمہ اللہ سے تعلیم حاصل کی۔یہ امام شافعی رحمہ اللہ کے اجل تلامذہ میں سے تھے۔اسی وجہ سے آپ ابتدا میں شافعی مذہب پر رہے۔پھر بعد میں حنفی ہوگئے۔**اساتذہ وشیوخ:**ابراہیم بن ابی داؤد برلسی، ابراہیم بن منقذ خولانی، ابراہیم بن محمد صیرنی، ابراہیم بن مرزوق بصری، احمد بن قاسم کوفی، احمد بن داؤد سدوسی، احمد بن سہیل رازی وغیرہ۔**تلامذہ:**ابوعثمان احمد بن ابراہیم، احمد بن عبدالوارث زجاج، احمد بن محمد دامنائی، ابومحمد حسن بن قاسم وغیرہ۔**علوشان وعلمی مقام:**امام طحاوی حفظ حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ واجتہاد میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔**وفات:** ۳۲۱ھ۔**تصنیفات:**مشکل الآثار، اختلاف العلماء، احکام القرآن، کتاب الشروط الکبیر فی التوثیق، الشروط والاوسط، مختصر الطحاوی فی الفقه، نقض کتاب المدلسین، العقیدة الطحاویة، سنن الشافعی، التاریخ الکبیر اور شرح المغنی وغیرہ۔

☆☆☆☆☆..................☆☆☆☆☆

﴿درجہ سابعہ﴾

۱)تفسیر البیضاوی[علم التفسیر]:

نام: عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی۔ **لقب:** ناصر الدین۔ **کنیت:** ابوالخیر وابوسعید۔ **نسبت:** بیضاوی۔ **ولادت:** تاریخِ ولادت کسی نے درج نہیں کی۔ ''بیضاء'' نامی بستی میں پیدا ہوئے، جو ''شیراز'' کے مضافات میں ہے۔ **علمی مقام:** آپ عابد وزاہد، نیک وصالح تھے۔ ابتدا میں قضائے شیراز کے عہدے پر فائز رہے۔ یہاں سے معزول ہوکر ''تبریز'' کا سفر کیا اور وہاں اتفاقاً ایک علمی مجلس میں شریک ہوئے۔ مجلس کے آخر میں اجنبی کی طرح ایک طرف بیٹھ گئے۔ مدرس نے اثنائے تدریس ایک لطیف نکتہ بیان کیا اور سامعین سے اس کی وضاحت طلب کی۔ یہ بھی اعلان کردیا کہ اگر کوئی اسے حل کرسکتا ہے تو حل کرے۔ ورنہ کم از کم اس اشکال کا اعادہ ہی کردے۔ یہ سن کر قاضی صاحب سے رہا نہ گیا اور جواب دینا شروع کردیا۔ مدرس نے کہا جب تک مجھے یقین نہیں ہوجاتا کہ تم میرا سوال سمجھے ہو یا نہیں اس وقت تک جواب نہیں سننا چاہتا۔ قاضی صاحب نے بلاتأمل ان ہی کے الفاظ میں سوال کا اعادہ کیا، پھر اس کا جواب دیا۔ جواب کے اختتام پر اس مدرس پر اشکال کرکے جواب طلب کیا۔ وہ جواب نہ دے سکا۔ اسی مجلس میں وزیر بھی موجود تھا۔ اس نے قاضی صاحب کو طلب کیا اور ان کی کارگزاری سنی اور پھر انعام واعزاز سے رخصت کردیا۔ **وفات:** ۶۸۵ھ کو تبریز میں۔ **تصنیفات:** الغاية القصوى، منهاج الوصول الى علم الاصول، طوالع الأنوار، مصباح الارواح، شرح مصباح اور انوار التنزيل واسرار التاويل۔

۲)التبیان[علم اصول التفسیر]:

نام: محمد علی۔ **نسبت:** الصابونی۔ **پیدائش:** ۱۹۳۰ء کو حلب السوریہ (شام) میں۔ **تحصیل علم:** ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور بچپن میں ہی قرآن مجید کا حفظ کرلیا۔ **اساتذہ:** شیخ محمد نجیب سراج، احمد الشماع، محمد سعید الادلبی، محمد راغب الطباخ اور محمد نجیب خیاطة وغیرہ رحمہم اللہ۔ **تدریس:** پہلے کچھ عرصہ جامعہ ازہر میں رہے، پھر سوریا لوٹ آئے اور پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا، اس کے بعد سعودیہ کی دعوت پر جامعہ ام القری مکہ مکرمہ میں تدریس کے لیے چلے گئے۔ آخر میں

رابطۃ العالم الاسلامی میں کام کیا۔آپ کے علمی ذوق کی وجہ سے مسجد حرام میں موسم حج میں درس ہوا کرتا تھا۔**تصنیفات:** صفوۃ التفاسیر، المواریث فی الشریعۃ الاسلامیۃ، من کنوز السنۃ، روائع البیان فی تفسیر آیات الاحکام، قبس من نور القرآن، شرح ریاض الصالحین، النبوۃ والانبیاء، التبیان فی علوم القرآن، عقیدۃ اہل السنۃ فی میزان الشرع۔

۳)مشکاۃ المصابیح[علم الحدیث]:

☆۱)صاحب المصابیح: نام: حسین بن مسعود بن محمد۔**کنیت:** ابومحمد۔**لقب:** محی السنۃ۔**نسبت:** الفراء [فرو عربی میں پوستین کو کہتے ہیں۔آپ کے آباؤ اجداد میں کوئی پوستین بیچتا تھا۔اسی وجہ سے یہ نسبت پڑ گئی۔] اور بغوی [ان کے اپنے وطن بغو کی نسبت ہے۔بغو کی اصل بغشور ہے جو''باغ کور'' کا معرب ہے۔]۔**اساتذہ وشیوخ:** ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد داؤد، ابوعمر عبدالواحد، ابوالفضل، رمیاد بن محمد الحنفی، ابوبکر یعقوب بن احمد صیر فی، ابوالحسن علی بن یوسف جوینی، احمد بن ابی نصر۔**محی السنۃ لقب کی وجہ:** جب آپ نے شرح السنۃ تصنیف کی تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ارشاد فرما رہے ہیں: تو نے میری احادیث کی شرح کر کے میری سنت کو زندہ کر دیا ہے۔پس اسی دن سے آپ کا لقب محی السنۃ پڑ گیا۔**وفات:** شوال ۵۱۶ھ۔**تصنیفات:** مصباح السنۃ، تفسیر معالم التنزیل، شرح السنۃ، فتاوی بغویہ، ارشاد الانوار فی شمائل النبی المختار، ترجمۃ الاحکام، تہذیب اور الجمع بین الصحیحین۔

☆۲)صاحب المشکاۃ: نام: محمد (یا محمود)۔**کنیت:** ابوعبداللہ۔**لقب:** ولی الدین۔**معروف بہ:** خطیب تبریزی۔**علمی مقام:** اپنے وقت کے محدث اور فصاحت و بلاغت کے امام تھے۔**وفات:** ۷۳۷ھ کے بعد، کوئی متعین تاریخ وسن معلوم نہیں ہوسکا۔**تصنیفات:** مشکوٰۃ المصابیح۔

۴)الھدایہ(ثالث و رابع)[علم الفقہ]:

(دیکھیے: الھدایہ(اوّل)[درجہ خامسہ]، صفحہ: ۴۱)

۵)نخبۃ الفکر[علم اصول الحدیث]:

نام: احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن محمود بن احمد بن حجر۔**لقب:** شہاب الدین۔

کنیت: ابو الفضل۔ **عرف:** ابن حجر۔ **نسبت:** کنانی اور عسقلانی۔ **ولادت:** ۲۳ شعبان ۷۷۳ھ/ یکم مارچ ۱۳۷۲ء، مصر میں۔ **تعلیم:** نو برس میں قرآن مجید حفظ مکمل کیا۔ قلیل مدت میں صرف، نحو اور فقہ کی ابتدائی کتب پڑھ لیں۔ مصر، حجاز، شام اور یمن کے سفر کیے۔ **اساتذہ:** ابن الملقن، سراج الدین بلقینی، محبّ الدین ابن ہشام اور حافظ زین الدین عراقی وغیرہ۔ **اخلاق:** آپ پاکیزہ اخلاق، شیریں اور حلیم الطبع تھے۔ **منصب قضا:** کئی بار معذرت کے باوجود محرم ۸۲۷ھ/ ۱۴۲۳ء میں قاہرہ اور اس کے مضافات کا منصب قضا تفویض کیا گیا۔ **وفات:** ۲۸ ذی الحجہ ۸۵۲ھ/ ۲۳ فروری ۱۴۴۹ء۔ **تصنیفات:**
فتح الباری شرح صحیح البخاری، تغلیق التعلیق، تهذیب التهذیب، تقریب التهذیب، الاصابه فی تمیز الصحابه، نخبة الفکر فی مصطلح الاثر۔

۶) آئینہ قادیانیت [تقابل ادیان]:

نام: اللہ وسایہ۔ **پیدائش:** دسمبر ۱۹۴۵ء کو گرواں ضلع بہاولپور میں۔ **ابتدائی تعلیم:** ”بستی فقیراں“ کے مدرسہ ”رفیق العلماء“ میں حاصل کی۔ پھر موضع ”ڈتہ بلوچ“ کے مدرسہ میں پڑھا۔ یہیں ایک بڑے مدرسے میں موقوف علیہ تک کتابیں پڑھیں۔ قاسم العلوم ملتان میں داخلہ لیا اور وہاں سے دوبارہ مشکوۃ المصابیح پڑھی۔ دورہ حدیث کے لیے مخزن العلوم خان پور میں داخلہ لیا۔ **استاد:** مولانا حافظ اللہ بخش، مولانا عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ۔ **بیعت وسلوک:** مولانا عبدالعزیز اور پھر حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب۔ **عالمی مجلس ختم نبوت:** مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق ۱۹۶۸ء میں قائم ہوا۔ مولانا محمد حیات سے فن مناظرہ کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا محمد علی جالندھری کے حکم پر جماعت کی طرف سے فیصل آباد میں تقرر ہوا۔ مولانا تاج محمودؒ کے انتقال کے بعد ان کی جگہ اسٹیشن والی مسجد میں خطبہ جمعہ ان کے ذمہ ہوا۔ مولانا محمد شریف صاحب جالندھریؒ کے انتقال کے بعد ان کی جگہ مرکزی دفتر ملتان تقرر ہو گیا۔ تا حال اسی عہدے پر ہیں۔ **تصنیفات:** آئینہ قادیانیت، تحریک ختم نبوت، فراق یاراں، قادیانی شبہات، دعوت حفظ ایمان، تذکرہ خواجۂ خواجگان۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

﴿دورہ حدیث﴾

۱)صحیح البخاری[علم الحدیث]:

نام: محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردز بہ بن بزز بہ۔**کنیت:** ابو عبد اللہ۔ **لقب:** امیر المؤمنین فی الحدیث۔**نسبت:** الجعفی[ولاء کی نسبت کی وجہ سے] و البخاری[بخارا کی طرف نسبت کی وجہ سے]۔**پیدائش:** ۱۳ر شوال ۱۹۴ھ کو بخارا میں۔والدہ کی مستجاب دعا: آپ بچپن ہی سے نابینا تھے۔آپ کی والدہ کو اس کا شدید قلق رہتا تھا۔وہ نہایت گریہ و زاری سے اللہ تعالیٰ سے آپ کی بصارت کی دعا کیا کرتی تھیں۔ایک مرتبہ رات کو والدہ کی خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ تیری التجا اور کثرت دعا کے سبب تیرے فرزند کو بصارت عطا کر دی گئی ہے۔**تحصیل علم:** آپ کو حفظ حدیث کا شوق بچپن سے تھا۔اسی شوق نے آپ کو مصر، شام، حجاز، کوفہ، بغداد اور بصرہ وغیرہ کے چکر لگوائے۔حدیث کے ساتھ ساتھ آپ نے فقہ میں بھی دسترس حاصل کی۔**اساتذہ وشیوخ:** امام داخلی، مکی بن ابراہیم، معلیٰ بن منصور، اسحاق بن راہویہ، قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، امام احمد اور علی بن المدینی رحمہم اللہ وغیرہ۔**تلامذہ:** حافظ ابو عیسی ترمذی، ابوعبد الرحمٰن نسائی، مسلم بن حجاج، ابو زرعہ، ابو حاتم، ابن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی اور ابوعبد اللہ فربری رحمہم اللہ۔**غیر معمولی حافظہ:** سلمان بن مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محمد بن سلام بیکندی کی ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔انہوں نے فرمایا کہ اگر تم کچھ دیر پہلے آگئے ہوتے تو میں تمہیں ایک ایسا بچہ دکھاتا جس کو ستر ہزار احادیث یاد ہیں۔حسن کہ اتفاق اسی روز امام بخاری سے ملاقات ہوگئی تو انہوں نے امام صاحب سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو ستر ہزار احادیث یاد ہیں؟ انہوں نے فرمایا مجھے اس سے بھی زیادہ احادیث یاد ہیں۔**وفات:** ۲۵۶ھ۔**تصنیفات:** قضایا الصحابہ والتابعین، التاریخ

الکبیر، التاریخ الاوسط، التاریخ الصغیر، الجامع الکبیر، خلق العباد، المسند الکبیر، اسامی الصحابہ، کتاب العلل، کتاب الوحدان، الجامع الصحیح **اور** الادب المفرد۔

۲)الصحیح لمسلم[علم الحدیث]:

نام: مسلم بن الحجاج بن مسلم بن درد بن کرشاد۔**کنیت:** ابو الحسین۔**لقب:** عساکرالدین۔**نسبت:** القشیری[عرب کے قبیلہ قشیر کی طرف منسوب ہے۔]،النیشاپوری [وطن اصلی کی طرف نسبت ہے۔]۔**پیدائش:** ۲۰۲ھ یا ۲۰۶ھ یا ۲۶۱ھ کوخراسان کے شہر نیشاپور میں۔**سماع حدیث کے لیے اسفار:** عراق، حجاز، شام اور مصر وغیر کے اسفار کیے۔ **شیوخ و اساتذہ:** محمد بن مہران، ابو غسان، امام احمد بن حنبل، عبداللہ بن سلمہ، سعید بن منصور، ابو مصعب، عمرو بن سواد، حرملہ بن یحیٰ اور امام بخاری رحمہم اللہ۔**تلامذہ:** حافظ ابو عیسی ترمذی، ابو حاتم رازی، ابو بکر بن خزیمہ، ابراہیم ابن ابی طالب، ابن صاعد، ابو حامد بن الشرقی، ابو حامد احمد بن حمدان اور ابو عوانہ وغیرہ رحمہم اللہ۔**وفات:** ۲۵/رجب ۲۶۱ھ کو نیشاپور میں۔**تصنیفات:** المسند الکبیر، الاسماء و الکنی، الجامع الکبیر، کتاب العلل، کتاب التمییز، کتاب الوحدان **اور** کتاب الاقران **وغیرہ**۔

۳)الموطا للامام مالک[علم الحدیث]:

نام: مالک بن انس بن مالک بن انس بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث۔ **کنیت:** ابو عبد اللہ۔**لقب:** امام دارالہجرۃ۔**پیدائش:** ۹۰ھ یا ۹۳ھ یا ۹۴ھ یا ۹۵ھ۔ **اساتذہ:** زید بن اسلم، زہری، ابو الزناد، عبدالرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، ایوب سختیانی، ابراہیم بن ابی عبلہ مقدسی، حمید طویل، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن، ہشام بن عروہ، یحیٰ ابن سعید انصاری اور عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص وغیرہ رحمہم اللہ۔**تلامذہ:** ابوالاسود، ایوب سختیانی، ربیعہ الرائی، یحیٰ ابن سعید انصاری، محمد بن ابی ذئب، ابن جریج

وغیرہ رحمہم اللہ۔ **وفات:** ۱۱ یا ۱۴ ربیع الاوّل ۱۷۹ھ۔ **تصنیفات:** موطا امام مالک اور اس کے علاوہ بہت سے رسائل تحریر فرمائے۔

۴)الموطا للامام محمد[علم الحدیث]:

نام: محمد بن حسن بن فرقد۔ **کنیت:** ابو عبداللہ۔ **نسبت:** شیبانی۔ **پیدائش:** ۱۳۲ھ۔ **تحصیل علم:** چودہ سال تک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت میں رہے۔ پھر امام ابو یوسف سے تکمیل کی۔ اس کے علاوہ مسعر، اوزاعی، سفیان ثوری اور امام مالک رحمہم اللہ سے بھی علم حدیث وغیرہ میں استفادہ کیا۔ **تلامذہ:** موسی بن نصیر رازی، محمد بن سماعہ، معلیٰ بن منصور، محمد بن مقاتل اور امام شافعی رحمہم اللہ۔ **وفات:** ۱۸۹ھ۔ **تصنیفات:** المبسوط، الجامع الکبیر، الجامع الصغیر، الزیادات، کتاب الحج، السیر الصغیر، السیر الکبیر اور الموطا۔

۵)جامع الترمذی[علم الحدیث]:

نام: محمد بن عیسی بن سورہ بن موسی بن ضحاک۔ **کنیت:** ابوعیسی۔ **نسبت:** سلمی [''قبیلہ سلیم'' کی وجہ سے]، ترمذی [شہر ''ترمذ'' کی وجہ سے]، بوغی [قریہ ''بوغ'' کی وجہ سے]۔ **پیدائش:** ۲۰۹ھ کو مقام ترمذ میں۔ **تحصیل علم:** آپ نے طلب حدیث کے لیے مختلف حصوں، علاقوں اور ملکوں کا سفر کیا۔ بصرہ، کوفہ، واسط، رے، خراسان اور حجاز میں برسوں زندگی گزاری۔ **اساتذہ وشیوخ:** امام بخاری، امام مسلم، علی بن حجر مروزی، ہناد بن سری، قتیبہ بن سعید، محمد بن بشار، ابو اسحاق ابراہیم بن سعید جوہری اور بشر بن آدم وغیرہ رحمہم اللہ۔ **تلامذہ:** ابوحامد احمد بن عبداللہ مروزی، ہشیم بن کلیب شاشی، ابوالعباس محمد بن احمد بن محبوب مروزی، احمد بن یوسف نسفی، عبد بن محمد نسفی، محمد بن محمود اور داؤد بن نصر بن سہل بزودی وغیرہ رحمہم اللہ۔ **وفات:** ۱۳ رجب المرجب ۲۷۹ھ۔ **تصنیفات:** زہر الحمائل علی الشمائل، المفرد، الزھد، الاسماء والکنی، کتاب التاریخ، جامع الترمذی اور

الشمائل۔

۶)سنن ابن ماجه[علم الحديث]:

نام:محمد بن یزید بن عبداللہ۔**کنیت:**ابو عبداللہ۔**لقب:**ابن ماجہ۔**ولادت:** ۲۰۹ھ/۸۲۴ء، ایران کے شہر قزوین میں۔**اساتذہ:**ابومصعب احمد بن ابی بکر زہری، ابو اسحاق ابراہیم بن المنذر رخزامی، بکر بن عبد الوہاب خواہر زادہ واقدی، ابومحمد حسن بن علی الخلال حلوانی رحمہم اللہ۔**تلامذہ:**علی بن سعید بن عبداللہ عسکری، ابراہیم بن دینار جرشی ہمدانی، احمد بن ابراہیم قزوینی، ابو الطیب احمد بن روح شعرانی، اسحاق بن محمد قزوینی رحمہم اللہ۔ **وفات:**۲۲رمضان المبارک ۲۷۳ھ/۱۸فروری ۸۸۷ء، قزوین میں۔**تصنیفات:**سنن ابن ماجه۔

۷)سنن ابی داود[علم الحديث]:

نام:سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران۔ **کنیت:**ابوداؤد۔**نسبت:**الازدی والسجستانی۔**پیدائش:**۲۰۲ھ کو سجستان میں۔**تحصیل علم:** آپ نے بلاد اسلامیہ میں عموماً مصر، شام، حجاز، عراق، خراسان اور جزیرہ وغیرہ میں خصوصیت کے ساتھ، کثرت سے گشت کرکے، اس زمانہ کے تمام مشاہیر اساتذہ وشیوخ سے علم حدیث حاصل کیا۔**اساتذہ وشیوخ:**امام احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، قتیبہ بن سعید، ابوالولید طیالسی، مسلم بن ابراہیم اور یحییٰ بن معین۔**تلامذہ:**امام نسائی، امام ترمذی، ابو بکر بن ابی داؤد دلوؤئی، ابن الاعرابی اور ابن داسہ۔**وفات:**۱۶/شوال ۲۷۵ھ۔ **تصنیفات:**المراسيل، الرد على القسريه، الناسخ والمنسوخ، ما تفرد به اهل الامصار، فضائل الانصار، مسند مالك بن انس، المسائل، معرفة الاوقات، كتاب بدء الوحی اور سنن۔

۸)سنن النسائی[علم الحديث]:

نام:احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار۔**کنیت:**ابوعبد الرحمٰن۔

نسبت:النسائی[نَساء کی طرف منسوب ہے۔یہ سرخس کے قریب خراسان کا ایک مشہور شہر ہے۔]۔**پیدائش:۲۱۵ھ**۔**تحصیل علم**:ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے شیوخ سے حاصل کی۔پھر **۲۳۰ھ** میں قتیبہ بن سعید کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اس کے بعد دوسرے بلاد کا رخ کیا۔انہوں نے خراسان،حجاز،عراق،جزیرہ،شام اور مصر وغیرہ بہت سے شہروں کے شیوخ واساتذہ سے استفادہ کیا۔**اساتذہ وشیوخ**:اسحاق بن راہویہ،محمد بن نصر،علی بن حجر،یونس بن عبد الاعلی، محمد بن بشار، امام ابو داؤد سجستانی وغیرہ رحمہم اللہ۔**تلامذہ**:آپ کے صاحبزادے عبدالکریم،ابوبکر بن احمد ابن السنی،ابوعلی حسن بن حضر السیوطی،حسن بن الطبق عسکری اور ابوالقاسم حمزہ بن محمد بن علی کنانی وغیرہ رحمہم اللہ۔

۹)شرح معانی الآثار[علم الحدیث]:

(دیکھیے: العقیدة الطحاویة[درجہ سادسہ]،صفحہ نمبر:۴۶)

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

الفصل الثانی(للبنات)

﴿ثانویہ خاصہ(سال اوّل)﴾

۱)خلاصة التجوید[علم التجوید]:

نام:اظہار احمد بن اعجاز احمد بن ابراہیم۔**نسبت:** تھانوی۔**سلسلہ نسب:** آپ کا سلسلۂ نسب اٹھائیس واسطوں سے حضرت عبد اللہ بن ابی بکر کے ذریعے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔**پیدائش:**۹/ذوالقعدہ ۱۳۴۵ھ بروز منگل بمطابق ۱۹۳۵ء کو تھانہ بھون ضلع مظفر نگر یوپی میں۔**تعلیم:** ناظرہ قرآن مدرسہ امداد العلوم میں پڑھا اور اس کے بعد یہیں سے حفظ بھی کیا۔حفظ قرآن کرنے کے بعد ابتدائی تعلیم بھی یہیں حاصل کی۔پھر سہارنپور کی درس گاہ مظاہر العلوم میں داخل ہوگئے۔یہیں سے سند فراغت حاصل کی۔**اساتذہ:** مولانا محمد شریف، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا محمد زکریا کاندھلوی، مولانا سرفراز احمد تھانوی، مولانا خلیق الرحمٰن کاندھلوی، عبد الشکور کامہوری اور حضرت مولانا صدیق رحمہم اللہ وغیرہ۔**تدریس:** پاکستان بننے کے بعد آپ لاہور آگئے اور یہاں جامعہ اشرفیہ میں پڑھانا شروع کیا۔تصنیف: خلاصۃ التجوید۔

۲)جوامع الکلم[علم الحدیث]:

نام: محمد شفیع بن محمد یاسین۔**نسبت:** عثمانی۔**لقب:** مفتی اعظم پاکستان۔**پیدائش:** ۱۸۹۷ء کو دیوبند میں پیدا ہوئے۔**تعلیم:** ابتدا تا انتہا دار العلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔ **تدریس:** فراغت کے بعد وہیں تدریس کے فرائض انجام دیے ۱۹۲۲ء میں منصب افتاء پر فائز ہوئے اور ایک طویل عرصے تک دار العلوم دیوبند جیسے شہرہ آفاق دینی مرکز کے مفتی رہے۔۲۶ سال تک دار العلوم دیوبند میں درس حدیث دیتے رہے اور ساتھ ہی صدر مفتی کے منصب اعلی پر فائز رہے۔**دار العلوم کا قیام:** قیام پاکستان کے بعد مفتی صاحب کراچی

چلے آئے اور یہاں ایک عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ جو اس وقت بھی کراچی میں علوم اسلامیہ کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ **بیعت وخلافت:** مولانا مفتی محمد شفیع ابتدا میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن سے بیعت تھے، ان کی وفات کے بعد مولانا اشرف علی تھانوی کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور ان کے خلیفہ ہو گئے۔ آپ مولانا اشرف علی تھانوی کے علمی، روحانی اور سیاسی جانشین تھے۔ **وفات:** ۶/اکتوبر ۱۹۷۶ء کو کراچی میں وفات پائی۔ **تصنیفات:** معارف القرآن، امداد المفتین، اسلام اور موسیقی، جواہر الفقہ، ختم نبوت، جوامع الکلم وغیرہ۔

۳)زاد الطالبین[علم الحدیث]:

(دیکھیے: زاد الطالبین[درجہ ثانیہ]، صفحہ نمبر: ۲۸)

۴)تعلیم الاسلام و تاریخ الاسلام[علم الفقہ و علم سیرت]:

نام: سید میاں محمد بن منظور احمد۔ **پیدائش:** ۱۲/رجب المرجب ۱۳۲۱ھ بمطابق ۴/اکتوبر ۱۹۰۳ء کو دیوبند کے محلّہ سرائے پیرزادگان میں۔ **تحصیل علم:** ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر حاصل کی۔ پھر ۱۳۳۱ھ میں آپ کو دارالعلوم دیوبند کے درجہ فارسی میں داخل کروا دیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۱۰ سال تھی۔ ۱۳۴۳ھ بمطابق ۱۹۲۵ء میں تعلیم مکمل کر کے دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوئے۔ مولانا انور شاہ کشمیری سے آپ نے دورہ حدیث پڑھا۔ **تدریس:** فراغت کے بعد آپ نے مدرسہ حنفیہ آرہ شاہ آباد صوبہ بہار میں درس وتدریس اختیار کی اور تقریباً ساڑھے تین سال وہاں قیام فرمایا۔ اس کے بعد آپ مرادآباد تشریف لے آئے اور یہاں آپ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی سے منسوب ہو گئے اور اعلیٰ درجہ کی کتابیں پڑھاتے رہے۔ **تحریک آزادی ہند:** ۱۹۲۹ء میں تحریک آزادی ہند میں حصہ لینا شروع کیا اور متعدد بار قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں ناظم جمعیت علمائے ہند کی حیثیت سے دہلی میں مستقل قیام فرمایا۔ **دوبارہ درس وتدریس سے وابستگی:** ۱۹۶۳ء میں جمعیت علمائے ہند کی نظامت سے دست بردار ہو کر مدرسہ امینیہ کشمیری گیٹ

دہلی میں درسِ حدیث کے لیے مامور ہوئے اور آخر عمر تک مدرسہ میں شیخ الحدیث اور صدر مفتی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ **وفات:** ١٦/شوال ١٣٩٥ھ بمطابق اکتوبر ١٩٧٥ء بروز بدھ آپ نے وفات پائی۔ **تصنیفات:** علمائے ہند کا شاندار ماضی، علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے، جمیعت علمائے ہند کیا ہے؟، سیرت مبارکہ، نور الاصباح شرح نور الایضاح، مشکوٰۃ الآثار ومصباح الابرار، دینِ کامل، حیاتِ مسلم، تحریکِ شیخ الہند، حیات شیخ الاسلام، اسیرانِ مالٹا، ، مسئلہ تعلیم اور طریقہ تعلیم، تاریخ اسلام، دینی تعلیم کے رسائل، روزہ و زکوٰۃ وغیرہ۔

۵)علم الصرف[علم الصرف]:

(دیکھیے: علم الصرف[درجہ اولیٰ]، صفحہ نمبر: ٢١)

٦)علم النحو[علم النحو]:

(دیکھیے: علم الصرف [درجہ اولیٰ]، صفحہ نمبر: ٢١)

۷)الطریقة العصریة[علم الادب العربی]:

(دیکھیے: الطریقة العصریة[درجہ اولیٰ]، صفحہ نمبر: ٢٤)

۸)عربی کا معلم[علم الادب العربی]:

مولانا عبد الستار خان رحمہ اللہ (ان کے حالاتِ زندگی، باوجود تلاش کے، فی الحال نہیں ملے۔)

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

﴿ثانویہ خاصہ (سال دوم)﴾

۱)مختصر القدوری[علم الفقہ]:

(دیکھیے:مختصر القدوری[درجہ ثانیہ]،صفحہ نمبر:۲۹)

۲)آسان اصول فقہ[علم اصول الفقہ]:

نام: خالد سیف اللہ بن حکیم زین العابدین بن عبدالاحد۔**نسبت:** رحمانی۔**تاریخی نام:** نور خورشید۔**پیدائش:** ۱۰/جمادی الاولی/۱۳۷۶ھ بمطابق نومبر ۱۹۵۶ء میں بہار کے ایک قصبہ جالے (ضلع دربھنگہ) میں۔**تعلیم وتربیت:** ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر حاصل کی۔فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد محترم سے پڑھیں۔اس کے بعد مدرسہ قاسم العلوم حسینیہ دوگھرا (ضلع دربھنگہ) میں کسب فیض کیا۔پھر یہاں سے جامعہ رحمانیہ مونگیر کا رخ کیا اور یہاں متوسطات سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم حاصل کی۔مونگیر میں دورہ مکمل کرنے کے بعد دار العلوم دیوبند کا رخ کیا اور وہاں دوبارہ دورہ حدیث مکمل کیا۔**اساتذہ:** مولانا سید شمس الحق،مولانا اکرام علی،مولانا حسیب الرحمٰن،مولانا فضل الرحمٰن قاسمی اور مولانا فضل الرحمٰن رحمانی،شریف حسین دیوبندی،مفتی محمود الحسن گنگوہی،محمد حسین بہاری،معراج الحق،سید انظر شاہ کشمیری،مفتی نظام الدین اور محمد سالم قاسمی وغیرہ۔**تدریس:** ۱۳۹۷ھ میں محمد حمید الدین حسامی عاقل کی دعوت پر دار العلوم حیدر آباد پہنچے اور ایک سال تک وہاں تدریسی خدمت انجام دی۔اس کے بعد ۱۳۹۸ھ میں دار العلوم سبیل السلام منتقل ہوئے ، یہاں صدر مدرس کی حیثیت سے تدریس اور انتظامی امور میں مصروف ہوئے۔**تصنیفات:** جدید فقہی مسائل،آسان اصول حدیث،آسان اصول فقہ،قاموس الفقہ،اسلام کا نظام عشر وزکوۃ،طلاق وتفریق،نیا عہد نئے مسائل،خواتین اور انتظامی مسائل،مسجد کی شرعی حیثیت،آسان اصول فقہ،مختارات النوازل کی تحقیق وتعلیق۔

۳)اصول الشاشی[علم اصول الفقه]:

(دیکھیے:اصول الشاشی[درجہ ثالثہ]،صفحہ نمبر:۳۳)

۴)علم الصیغة[علم الصرف]:

(دیکھیے:علم الصیغہ[درجہ ثانیہ]،صفحہ نمبر:۲۷)

۵)هدایة النحو[علم النحو]:

(دیکھیے:هدایة النحو[درجہ ثانیہ]،صفحہ نمبر:۲۷)

۶)مائة عامل[علم النحو]:

(دیکھیے:مائة عامل[درجہ اولیٰ]،صفحہ نمبر:۲۴)

۷)تیسیر المنطق[علم المنطق]:

(دیکھیے:تسهیل النحو[درجہ اولیٰ]،صفحہ نمبر:۲۳)

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

﴿عالیہ (سال اوّل)﴾

۱)ریاض الصالحین[علم الحدیث]:

(دیکھیے :ریاض الصالحین[درجہ ثالثہ]،صفحہ نمبر:۳۵)

۲)مختصر القدوری[علم الفقہ]:

(دیکھیے :مختصر القدوری[درجہ ثانیہ]،صفحہ نمبر:۲۹)

۳)نور الانوار[علم اصول الفقہ]:

(دیکھیے :نور الانوار[درجہ رابعہ]،صفحہ نمبر:۳۸)

۴)سراجی[علم الفرائض]:

(دیکھیے :سراجی[درجہ سادسہ]،صفحہ نمبر:۴۵)

۵))دروس البلاغۃ[علم المعانی، علم البیان......]:

(دیکھیے :دروس البلاغۃ[درجہ رابعہ]،صفحہ نمبر:۳۷)

۶))مختارات[علم الادب العربی]:

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ (دیکھیے :قصص النبیین[درجہ اولیٰ]،صفحہ نمبر:۲۶)

۷))العقیدۃ الطحاویۃ[علم الکلام]:

(دیکھیے : العقیدۃ الطحاویۃ[درجہ سادسہ]،صفحہ نمبر:۴۶)

☆☆☆☆................☆☆☆☆

﴿عالیہ (سال دوم)﴾

۱)مشکوٰۃ المصابیح[علم الحدیث]:

(دیکھیے :مشکاۃ المصابیح[درجہ سابعہ]،صفحہ نمبر:۴۸)

۲)الھدایۃ(اوّل)[علم الفقہ]:

(دیکھیے :الھدایۃ(اوّل)[درجہ خامسہ]،صفحہ نمبر:۴۱)

۳)اسلام اور تربیت اولاد[علم الآداب/علم الاخلاق]:

نام: حبیب اللہ مختار بن حکیم مختار حسن خان دہلوی۔ **پیدائش:** ۱۹۴۴ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ **تعلیم:** مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار نے ۱۹۶۳ء میں جامعہ بنوری ٹاؤن سے دینی تعلیم کی تکمیل کی۔ مزید تعلیم کے لیے آپ نے مدینہ یونیورسٹی کا رُخ کیا، جہاں ۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۰ء چار سال تک آپ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ نے ۱۹۷۳ء میں کراچی یونیورسٹی سے ایم، اے کیا، جس میں آپ نے فرسٹ پوزیشن حاصل کر کے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ۱۹۸۱ء میں جامعہ کراچی سے ہی ڈاکٹریٹ (پی، ایچ، ڈی) کی ڈگری بھی حاصل کی۔ **تدریس:** فراغت کے بعد اپنے شیخ کے ادارے ''جامعہ بنوری ٹاؤن'' سے منسلک ہو گئے۔ ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء میں بخاری شریف کے دونوں حصے آپ ہی کے زیرِ درس رہے۔ **عہدے:** ۱۹۹۱ء میں جب مفتی احمد الرحمٰنؒ کا وصال ہوا تو مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار اس ادارے کے رئیس و مہتمم منتخب ہوئے۔ اِس کے ساتھ ساتھ ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے ناظم اعلیٰ بھی رہے۔ **وفات:** ۲/نومبر ۱۹۹۷ء کو گرومندر کے قریب جامعہ بنوری ٹاؤن سے چند قدم کے فاصلے پر شہید کر دیا گئے۔ **تصانیف:** کشف النقاب عما یقولہٗ الترمذی......، اسلام اور تربیت اولاد وغیرہ۔

۴)شرح العقائد[علم الکلام]:

(دیکھیے :شرح العقائد[درجہ سادسہ]،صفحہ نمبر:۴۴)

۵)علوم القرآن[علم اصول التفسیر]:

نام: محمد تقی احمد بن مفتی محمد شفیع عثمانی۔**نسبت:** عثمانی۔**لقب:** شیخ الاسلام۔
پیدائش: ۱۹۳۴ء کو ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے ضلع سہارنپور کے مشہور قصبہ دیوبند میں۔**تعلیم:** ابتدائی تعلیم مرکزی جامع مسجد تھانوی جیکب لائن کراچی میں حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب کے مدرسہ اشرفیہ میں حاصل کی اور پھر آپ نے اپنے والد بزرگوار کی نگرانی میں دارالعلوم کراچی سے درس نظامی کی تعلیم مکمل کی۔جس کے بعد ۱۹۶۱ء میں اسی ادارے سے ہی فقہ میں تخصص کیا۔ بعد ازاں جامعہ پنجاب میں عربی ادب میں ماسٹرز اور جامعہ کراچی سے وکالت کا امتحان نمایاں نمبروں سے پاس کیا۔**بیعت وخلافت:** شیخ اور عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحیؒ کی صحبت اختیار کی اور ان کے خلیفہ مجاز ہیں۔**اساتذہ:** مفتی شفیع عثمانی، مفتی رشید احمد لدھیانوی، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا سبحان محمود رحمہم اللہ۔ **تدریس:** فراغت کے بعد ہی آپ دارالعلوم کراچی میں تدریس سے منسلک ہوگئے۔اب چند سالوں سے جامعہ دارالعلوم کراچی میں درس بخاری دے رہے ہیں۔**تلامذہ:** مولانا نور البشر، مولانا ابن الحسن عباسی ......وغیرہ **عہدے:** رکن اسلامی نظریاتی کونسل رہے۔ آپ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۲ء تک وفاقی شرعی عدالت اور ۱۹۸۲ء سے ۲۰۰۲ء تک سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت اپیلیٹ بینچ کے جج رہے۔**تصنیفات:** آسان ترجمہ قرآن،، اسلام اور سیاست حاضرہ، اسلام اور جدت پسندی، اکابر دیوبند کیا تھے، تقلید کی شرعی حیثیت، تراشے، بائبل کیا ہے؟، جہانِ دیدہ، دنیا میرے آگے، حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق، فرد کی اصلاح، علوم القرآن، ہمارا معاشی نظام، نمازیں سنت کے مطابق پڑھیں، عدالتی فیصلے، مسیحیت کیا ہے، درسِ ترمذی وغیرہ۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

﴿عالمیہ(سال اوّل)﴾

۱)تفسیر جلالین[علم التفسیر]:

(دیکھیے :تفسیر جلالین[درجہ سادسہ]،صفحہ نمبر:۴۳)

۲)تیسیر مصطلح الحدیث[علم اصول الحدیث]:

نام:محمود الطحان۔**پیدائش**:۱۹۳۵ء۔**تعلیم**: ۱۹۴۶ء سے ۱۹۴۹ء تک منبج کے مدرسہ خسرویہ میں پڑھا۔"حلب" سے ۱۹۵۴ء میں ابتدائی درجات کی سند حاصل کی۔۱۹۶۵ء میں دمشق کے کلیہ شریعہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۶۰ء میں وہاں سے سند فراغت حاصل کی۔پھر تدریس کے ساتھ ساتھ "جامعہ ازہر" سے "اصول حدیث" میں پی ایچ ڈی کیا۔**اساتذہ**: شیخ جمعۃ ابوزلام، شیخ عبدالوہّاب سکر، شیخ محمد ابوالخیر زین العابدین، شیخ محمد الملاح، شیخ محمد نجیب خیاطۃ، شیخ محمد سلقینی، شیخ محمد أسعد عجی رحمہم اللہ وغیرہ۔**تدریس**: حلب کے مدرسہ "مادۃ التربیۃ الاسلامیۃ" میں تدریس کا آغاز کیا۔۱۹۶۵ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تدریس کے لیے چلے گئے۔یہاں حدیث اور اصول حدیث کے اسباق پڑھائے۔پھر ریاض کے جامعہ امام بن سعود اسلامیہ میں منتقل ہو گئے۔یہیں پر ۱۹۷۷ء میں "تیسیر مصطلح الحدیث" تألیف کی۔پھر جامعہ کویت آ گئے اور ۱۹۸۲ء سے ۲۰۰۵ء تک پڑھایا۔**تلامذہ**: دکتور عبد الرزاق شایجی، دکتور داعیۃ محمد العوضی، دکتور حسام الدین عفانۃ، دکتور ولید طبطبائی،،الدکتور نہاد عبید وغیرہ۔**تصنیفات**:تیسیر مصلح الحدیث، حجیة السنة ودحض الشبهات التی تثار حولها، معجم المصطلحات الحدیثیة، تحقیق المعجم الأوسط للطبرانی وغیرہ۔

۲)الهدایة(ثانی)[علم الفقه]:

(دیکھیے :الهدایة(اوّل)[درجہ خامسہ]،صفحہ نمبر:۴۱)

۳)شرح معانی الآثار[علم الحدیث]:

(دیکھیے: العقیدة الطحاویة[درجہ سادسہ]،صفحہ نمبر:۴۶)

۴)جامع الترمذی(ثانی)[علم الحدیث]:

(دیکھیے:جامع الترمذی[دورہ حدیث]،صفحہ نمبر:۵۲)

۵)سنن ابی داؤد(اوّل)[علم الحدیث]:

(دیکھیے:سنن أبی داؤد[دورہ حدیث]،صفحہ نمبر:۵۳)

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

﴿عالمیہ (سال دوم)﴾

۱)صحیح البخاری[علم الحدیث]:

(دیکھیے:صحیح البخاری[دورہ حدیث]،صفحہ نمبر:۵۰)

۲)الصحیح لمسلم[علم الحدیث]:

(دیکھیے:الصحیح لمسلم[دورہ حدیث]،صفحہ نمبر:۵۱)

۳)جامع الترمذی(اوّل)[علم الحدیث]:

(دیکھیے:جامع الترمذی[دورہ حدیث]،صفحہ نمبر:۵۲)

۴)سنن أبی داؤد(ثانی)[علم الحدیث]:

(دیکھیے:سنن أبی داؤد[دورہ حدیث]،صفحہ نمبر:۵۳)

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

باب دوم

التعريفات للعلوم الدرسية

۱)علم التفسير

لغة:

الایضاح والتبیین.

اصطلاحا:

هو علم يبحث فيه عن القرآن المجيد من حيث دلالته على مراد الله تعالىٰ بقدر الطاقة البشرية.

موضوعه:

كلام الله تعالىٰ من حيث دلالته علىٰ مراد الله تعالىٰ.

غرضه:

الاهتداء لهداية الله تعالىٰ و التمسك بالعروة الوثقى.

الوصول الىٰ السعادة الأبدية.

لغوی:

بیان کرنا اور وضاحت کرنا۔

اصطلاحی:

وہ علم ہے جس میں انسانی طاقت کے بقدر قرآن مجید سے بحث کرنا اللہ تعالی کی مراد پر دلالت کے اعتبار سے۔

موضوع:

اللہ تعالی کا کلام، اللہ تعالی کی مراد پر دلالت کے اعتبار سے۔

غرض:

اللہ تعالی کی ہدایت سے راہ نمائی حاصل کرنا، اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا اور سعادت ابدیہ تک پہنچنا۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

۲)علم اصول التفسیر

اصطلاحا:

ھو علم یبحث فیه عن کیفیة النطق بالفاظ القرآن ومدلولاتھا وأحکامھا الأفرادیة والترکیبیة ومعانیھا التی تحمل علیھا حالة الترکیب وتتمات لذلك.

اصطلاحی:

وہ علم ہے جس میں الفاظ قرآنی کے نطق کی کیفیت، اس کے مدلولات، افرادی واجتماعی احکام اوراس کے وہ معانی جوترکیبی حالت پرمحمول ہے، سے بحث کی جاتی ہے۔

موضوع:

نظم قرآن۔معانی مقصودہ کی شرح وتفسیر اوراحکام شرعیہ کےاستنباط واستخراج کی حیثیت سے۔

غرض وغایت:

۱)نظم قرآن سے سنت نبویہ (علی صاحبھا الصلوٰۃ و السلام)اورآثار صحابہؓ کے مطابق احکام شرعیہ کا ملکہ حاصل کرنا۔

۲) کلام اللہ کی مراد سمجھنا اوراس سے احکام شرعیہ کے استنباط میں غلطی سے بچنا۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

٣)علم الحدیث

لغة:

الجدید.

اصطلاحا:

ما أضیف الی النبی ﷺ من قول أو فعل أو تقریر أو صفة.

موضوعه:

أقوال النبی ﷺ وأفعاله وصفاته.

غرضه وغایته:

السعادة فی الدارین.

لغوی:

نئ بات۔

اصطلاحی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول،فعل،صفت اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

موضوع:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال،تقریر اور صفات۔

غرض وغایت:

دنیا اور آخرت کی کام یابی۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

۴)علم اصول الحدیث

اصطلاحا:

هـو عـلـم بـأصول و قواعد يعرف بها أحوال السند والمتن من حيث القبول والرد.

موضوعه:

السند والمتن من حيث القبول والرد.

غرضه و غايته:

تمييز الصحيح من السقيم من الأحاديث.

اصطلاحی:

علم اصول حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعے حدیث کے احوال معلوم کیے جاتے ہیں۔

موضوع:

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

غرض وغایت:

حدیث کے احوال کو معلوم کر کے، غیر مقبول کو چھوڑ کر، مقبول پر عمل کرنا۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

۵)علم الفقه

لغة:

العلم بالشيء والفهم له.

اصطلاحا:

العلم بالأحكام الشرعية الفرعية العلمية المستمدة بالأدلة التفصيلية.

موضوعه:

هو أفعال المكلفين من حيث مطالبتهم بها.

غرضه:

الفوز بالسعادة فی الدارین.

لغوی:

کسی چیز کو کھولنا اور واضح کرنا۔

اصطلاحی:

احکام شرعیہ فرعیہ کے اس علم کا نام ہے جو احکام کے ادلّہ مفصلہ سے حاصل ہو۔

موضوع:

مکلفین کے افعال۔

غرض:

دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنا۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

٦)علم اصول الفقه

لغة:

الأصول هوجمع الاصل.هو ما عليه بناء الشيء.

اصطلاحا:

هو علم يبحث فيه عن اثبات الأدلة للأحكام.

موضوعه:

الأدلة والأحكام.

غرضه:

معرفة الأحكام الشرعية عن الأدلة، وهى سبب لسعادة الدارين.

لغوی:

اصول اصل کی جمع ہے۔اصل کی تعریف:''جس پر کسی چیز کی بنیاد ہو،خواہ حسی ہو یا عقلی''۔

اصطلاحی:

وہ علم ہے جس میں ادلّہ کو احکام کے لیے ثابت کیا جائے۔

موضوع:

دلائل واحکام۔

غرض:

احکام شرعیہ کی معرفت ادلّہ شرعیہ سے۔یہی سبب ہے سعادت دارین کا۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

۷)علم الفرائض

لغة:

التقدير، القطع، الاحلال، التبيين

اصطلاحا:

هى علم بأصول من فقه وحساب تعرف حق كل من التركة.

موضوعه:

التركات.

غرضه و غايته:

إيصال الحقوق لأربابها

لغوی:

تقدیر،قطع ،احلال اور تبیین۔

اصطلاحی:

اس علم کو کہتے ہیں جس سے میت کی ملکیت اس کے زندہ ورثاء کی طرف فقہی اور حسابی طریقے سے منتقل کردی جائے۔

موضوع:

ترکہ اور ورثہ.

غرض وغایت:

مستحقین کوان کا حق پہنچانا۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

۸)علم الکلام

اصطلاحا:

۱)هو علم یبحث فیه عن الأحکام الشرعیة الاعتقادیة التی تتعلق بالإلهیات أو النبوات أو السمعیات من أجل البرهنة علیه ودفع الشبه عنها.

۲)هو علم یقتدر معه علی إثبات العقائد الدینیة، بإیراد الحجج علیها و دفع الشبه عنها.(البیضاوی)

موضوعه:

المعلوم من حیث یتعلق به إثباتها.

اصطلاحی:

اسلامی عقائد اوران سے متعلق مباحث اور دلائل کو جاننے کا نام علم کلام ہے، اس علم میں باری تعالیٰ کے وجود، اللہ کی صفات، انبیائے کرام کی بعثت، معجزہ اور کرامت وغیرہ امور سے عقلی ونقلی دلائل کی روشنی میں بحث کی جاتی ہے، اس علم سے آدمی کے عقائد پختہ ہوتے ہیں، اسلامی عقائد کو غیر اسلامی اور کفریہ عقائد سے ممتاز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

۹)علم الفلكيات

اصطلاحا:

هـو علم يعرف به أحوال الأجرام الفلكية، والكيفية، والوضع، والحركة وما يتعلق بها بقدر الطاقة البشرية.

موضوعه:

الأجرام الفلكية باعتبار الحيثية المذكورة في الحد.

غرضه و غايته:

معـرفة أحـوال الـعـالـم الجسمانيّ وجميل نظام العلويّات والسفليّات بقدر الاستطاعة.

اصطلاحی:

وہ علم جس میں اجرام ساوی کی وضع، مقام، جسامت، کثافت، کیفیت اور ساخت کے بارے میں انسانی طاقت کے بعد معلومات حاصل کی جائے۔

موضوع:

اجرام فلکیہ مذکورہ بالا حیثیت کے اعتبار سے۔

غرض وغایت:

بہ قدر استطاعت اجرام ساویہ کے احوال اور نظام شمسی کی خوب صورتی کا جاننا۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

۱۰)علم الادب

لغة:

من "ضرب"و"کرم" مصدره أدَبا(بفتح الدال).وأیضاجاء مصدره أدبا(بسکون الدال).

اصطلاحا:

☆۱)الادب هو حفظ أشعار العرب وأخبارها، والأخذ من کلّ علم بطرف.

☆۲)هو علم یحترز به من الخلل فی کلام العرب لفظا وکتابة.

موضوعه:

لا موضوع له ینظر فی إثبات عوارضه أو نفیها.

غرضه و غایته:

إنما المقصود منه ثمرته، وهی الإجادة فی فنی المنظوم والمنثور علیٰ أسالیب العرب ومناحیهم.

لغوی:

ضرب اور کرم سے اس کا مصدر''أدَباً''(دال کے فتح کے ساتھ) ہوتو معنی ہیں:''ادب والا ہونا۔''اسی سے ادیب ہے۔اگر،مصدر''أدباً''(دال کے سکون کے ساتھ) ہوتو معنی ہیں:''دعوت کا کھانا تیار کرنا۔''اور دعوت دینے کے معنی میں بھی

استعمال ہوتا ہے۔

اصطلاحی:

☆۱)ادب عرب کے اشعار، ان کی تاریخ واخبار کے حفظ اور عربی زبان کے دوسرے علوم سے بہ قدر ضرورت اخذ کا نام ہے۔

☆۲)علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے انسان کلام عرب میں لفظی اور تحریری غلطی سے بچ سکے۔

موضوع:

اس علم کا موضوع نہیں ہے کہ جس کے عوارض ذاتیہ کے اثبات یا نفی سے بحث کی جائے۔

غرض وغایت:

درحقیقت علم ادب سے مقصود اس کا ثمرہ ہے اور اس کا ثمرہ عرب کے طرز و انداز اور اسلوب کے مطابق فن نظم ونثر میں مہارت پیدا کرنے کا نام ہے۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

۱۱)علم المعانی

اصطلاحا:

هو علم يعرف به أحوال اللفظ العربی التی بها يطابق مقتضى الحال.

لغوی:

مقصوداورمراد۔

اصطلاحی:

وہ علم جس کے ذریعے عربی الفاظ کی حالت پہچانی جاتی ہے،ایسی حالت جومقتضی حال کے مطابق ہو۔

موضوع:

بلغاء کی تراکیب اس حیثیت سے کہ وہ مقتضی حال کے مطابق ہوں۔

غرض وغایت:

کلام کومقتضی حال کے مطابق مرکب کرنے میں خطاءواقع ہونے سے بچنا۔

١٢)علم البيان

اصطلاحا:

هو علم يبحث فيه عن التشبيه والمجاز والكناية.

اصطلاحی:

وہ علم ہے جس میں کنایۃ ،مجاز اور تشبیہ کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

موضوع:

وضوح وخفا کے اعتبار سے الفاظ وعبارات۔

غرض وغایت:

ایک مفہوم کومختلف طریقوں سے ادا کرنے کے ڈھنگ کو جاننا۔

۱۳)علم البدیع

اصطلاحا:

هو علم يعرف به وجوه تحسين الكلام المطابق لمقتضى الحال.

لغوی:

انوکھا،نوایجاداورکسی چیزکوبلانمونہ ایجادکرنا۔

اصطلاحی:

ایساعلم ہے جس کے ذریعے کلام کے حسن کے طریقے پہچانے جاتے ہیں جو مقتضی حال کے مطابق ہوں۔

موضوع:

تراکیب بلغاء۔

غرض وغایت:

فصیح اور بلیغ کلام میں زیادہ حسن پیدا کرنا۔

۱۴)علم العروض

لغة:

الطريق الصعبة.

اصطلاحا:

هـو علم بأصول يعرف بها صحيح أوزان الشعر وفاسدها، وما يعتريها من الزحافات والعلل.

موضوعه:

الشعر العربی من حيث هو موزون بأوزان مخصوصة.

غرضه و غايته:

تمييز الشعر عن غيره.

لغوی:

مشکل راستہ۔

اصطلاحی:

علم عروض ایسے اصولوں کے جان لینے کا نام ہے، جن کے ذریعے شعر کے صحیح اور خراب اوزان کی پہچان کی جاسکے اور اس میں ہونے والی زحافات وعلل کی معرفت حاصل کی جاسکے۔

موضوع:

عربی اشعار، اس حیثیت سے کہ ان کومخصوص اوزان کے ساتھ موزون کیا جائے۔

غرض وغایت:

شعر اور غیر شعر میں فرق کرنا اس علم کی غرض وغایت ہے۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

١٥)علم القوافی

لغة:

هی جمع القافية و هی معناه:الكلمة الأخيرة.

اصطلاحا:

هـو علم يعرف به أحوال أواخر الأبيات الشعرية من حركة وسكون ولزوم وجواز وفصيح وقبيح ونحوها.

موضوعه:

أواخر الأبيات الشعرية من حيث ما يعرض لها.

غايته:

الاحتراز عن الخطاء فی القافية.

لغوی:

قافیہ کی جمع ہے۔معنی ہے: آخری کلمات۔

اصطلاحی:

وہ علم ہے جس میں شعر کے آخری کلمات کو پہچانا جاتا ہے،حرکت،سکون،لزوم، جواز اور فصیح وقبیح ہونے کے اعتبار سے۔

موضوع:

شعر کے آخری کلمات اس حیثیت کے اعتبار سے جو اس کے اوپر پیش آتے ہیں۔

غرض وغایت:

قافیہ میں غلطی سے احتراز کرنا۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

١٦)علم المنطق

لغة:

من باب "ضرب" معناه النطق والكلام. المنطق يحتمل أنّه مصدر ميمى أو اسم الظرف أو اسم الآلة.

اصطلاحا:

المنطق آلة قانونية تعصم مراعاتها الذهن عن الخطاء فى الفكر.

موضوعه:

المعلومات التصورية والتصديقية.

غرضه:

صيانة الذهن عن الخطاء فى الفكر.

لغوی:

''ضرب یضرب'' سے بمعنی گویائی اور گفت گو کرنا۔ منطق میں مصدر میمی، اسم ظرف اوراسم آلہ تینوں کا احتمال ہے۔

اصطلاحی:

منطق ایسے قانونی آلہ کا نام ہے جس کی رعایت ذہن کو فکر میں خطا کرنے سے محفوظ رکھتی ہے۔

موضوع:

معلوم تصورات اور معلوم تصدیقات۔

غرض:

ذہن کو فکری غلطی سے بچانا۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

۱۷)علم فلسفہ/علم حکمت

اصلاحا:

هو علم باحث عن أحوال أعيان الموجودات علىٰ ماهى عليه فى نفس الأمر بقدر الطاقة البشرية.

موضوعه:

الأعيان الموجودة.

غرضه و غايتة:

الوقوف علىٰ حقائق الأشياء كلها علىٰ قدر ما يمكن الانسان أن يقف عليه ويعمل بمقتضاه.

لغوی:

لفظ''فلسفہ''یونانی لفظ''فیلاسوف'' سے ماخوذ ہے۔فیلا''دوست''کے معنی میں ہےاورسوف کامعنی ہے''علم''۔مجموعی معنی''علم دوست''اورلازمی معنی''علم ودانائی والا''۔

اصطلاحی:

فلسفہ اس علم کوکہا جاتا ہے جس کے ذریعے سے موجودات کے نفس الامری احوال حسب طاقت بشریہ معلوم ہوں۔

موضوع:

موجودات واقعیہ۔

غرض وغایت:

معرفت صلاح مبدا و معاد، بالفاظ دیگر قوت علمیہ کی تکمیل کے لیے احوال موجودات کوپہچاننا۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

١٨)علم النحو

لغة:

الطرف.

اصطلاحا:

النحو علم بأصول يعرف بها أحوال أواخر الكلم الثلث من حيث الاعراب والبناء وكيفية تركيب بعضها مع بعض.

موضوعه:

الكلمة والكلام.

غرضه و غايته:

صيانة الذهن عن الخطاء اللفظى فى كلام العرب لفظاً وكتابةً.

لغوی:

طرف۔

اصطلاحی:

نحو ایسے اصولوں کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تین کلمات (اسم، فعل، حرف) کی آخری حالت کو پہچانا جاتا ہے۔

موضوع:

کلمہ اور کلام۔

غرض وغایت:

ذہن کو کلام عرب میں لفظی اور کتابی غلطی سے بچانا۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

۱۹)علم الصرف

لغة:

الصرف والتصریف.

اصطلاحا:

☆۱)هو علم بأصول یعرف بها أحوال أبنیة الکلم الثلث من حیث التخفیف والإبدال والحذف وغیرها.

☆۲)هو علم یبحث فیه عن الاعراض الذاتیة لمفردات کلام العرب من حیث صورها وهیئاتها کالاعلال و الادغام.

موضوعه:

۱)الکلمة من حیث الصیغة والبناء.

۲)المفردات المخصوصة من الحیثیة المذکورة.

غرضه:

تحصیل ملکة یعرف بها ما ذکر من الأحوال.

غایته:

☆۱)صیانة الذهن عن الخطاء اللفظی فی کلام العرب من حیث الصیغة.

☆۲)الاحتراز عن الخطاء من تلك الجهات.

لغوی:

پھیرنا۔

اصطلاحی:

☆۱)صرف چند قوانین کا وہ علم ہے جن کے ذریعے تینوں کلموں کے احوال باعتبار تخفیف، ابدال اور حذف وغیرہ کے پہچانے جاتے ہیں۔

☆۲)علم صرف وہ علم ہے جس میں عربی کلمات مفردہ کے عوارض ذاتیہ سے بحیثیت صورت وہیئت بحث کی جاتی ہے۔

موضوع:

۱) کلمہ صیغہ اور بناء کے اعتبار سے۔

۲) کلام عرب کے مفردات صورت کی حیثیت سے۔

غرض:

ایسا ملکہ حاصل کرلیا جائے جس کے ذریعے مفردات کے احوال مذکورہ یعنی ان کے عوارض ذاتیہ صورت کی حیثیت سے پہچانے جائیں۔

غایت:

☆۱) کلام عرب میں صیغے کے اعتبار سے ذہن کو غلطی سے بچانا۔

☆۲)معرفت مذکورہ میں خطا اور غلطی سے اجتناب ہو سکے۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

۲۰)علم الاشتقاق

لغة:

الشق أى الخرق.

اصطلاحا:

هو علم بتحويل الأصل الواحد الىٰ أمثلة مختلفة لمعان مقصودة.

موضوعه:

مفردات كلام العرب من حيث الأصالة والفرعية فى الجوهر.

غرضه:

تحصيل ملكة يعرف بها الانتساب على وجه الصواب.

غايته:

الاحتراز عن الخلل فى الانتساب.

لغوی:

پھاڑنا۔

اصطلاحی:

وہ علم ہے کہ جس میں اصل واحد کی تحویل کے ساتھ مختلف امثلہ کی طرف پھیر کر مقصودی معنیٰ حاصل کیے جاتے ہیں۔

موضوع:

عربی کلام کے مفردات جوہر میں اصل وفرع ہونے کے اعتبار سے۔

غرض وغایت:

ایسا ملکہ حاصل کیا جائے جس کے ذریعے بعض کلمات کی طرف اصالت کی اور بعض کی طرف فرعیت کی نسبت صحیح طریقے سے کی جاسکے۔

☆☆☆☆..................☆☆☆☆

۱۲)علم التجويد

لغة:

تحسين الشيء.

اصطلاحا:

هو أداء الحروف من مخارجها الخاصة لها مع جميع صفاتها اللازمة بسهولة وبغير كلفة.

موضوعه:

الحروف التهجية من حيث أدائها.

غرضه:

صون اللسان عن الخطاء فی أداء القرآن وقراء ته بالطريقة المسنونة.

غايته:

تصحيح الحروف.

لغوی:

کسی چیز کو عمدہ اور خوب صورت کرنا۔

اصطلاحی:

ہر حرف کو اپنے مخرج سے مع جمیع صفات سے ادا کرنا۔

موضوع:

حروف تہجی۔

غایت:

تصحیح حروف۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

باب سوم

التعريفات لاصطلاحات الفقه

اصطلاحات فقہ

الطهارة:

في اللغة: النظافة .في الشرع: نظافة المحل عن النجاسة الحقيقية والحكمية.

لغوی معنی: نظافت، پاکی۔ شرعی معنی: مخصوص محل کو نجاست حقیقیہ اور حکمیہ سے پاک کرنا۔

الوضوء:

في اللغة: من الوضاءة وهو الحسن .في الشرع: الغسل والمسح على الأعضاء المخصوصة، و قيل: إيصال الماء الى الأعضاء الأربعة.

لغوی معنی: اچھائی اور خوبی۔ شرعی معنی: مخصوص اعضاء کو دھونا اور مسح کرنا۔ (نیت کے ساتھ چار اعضاء تک پانی پہنچانا۔)

الفرض:

في الغة: القطع والتقدير، في الشرع: عبارة عن حكم مقدر لايحتمل زيادة ولا نقصانا .ثبت بدليل قطعي لا شبهة فيه كالكتاب والخبر المتواتر حتى إنه يكفر جاحده.

لغوی معنی: کاٹنا اور اندازہ کرنا۔ شرعی معنی: ایسا حکم جس میں زیادتی اور نقصان کا احتمال نہ ہو اور دلیل قطعی سے ثابت ہو، جیسے قرآن اور خبر متواتر۔ حکم: اس کا منکر کافر ہوگا۔

الواجب:

في اللغة: السقوط. في الشرع: عبارة عما ثبت وجوبه بدليل فيه شبهة العدم كخبر الواحد، وهو ما يثاب بفعله، يستحق بتركه عقوبة لولا العذر، حتى يضل جاحده ولا يكفر به.

لغوی معنی: گر پڑنا۔ شرعی معنی: جس کا وجوب ایسی دلیل سے ہو جس میں نہ ہونے کا شبہ ہو، جیسے خبر واحد۔ اس کے کرنے میں ثواب ملے گا اور بغیر عذر چھوڑنے پر سزا ملے گی۔ حکم: اس کا منکر گم راہ کہلائے گا، لیکن اس کے منکر کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

السنة:

في اللغة: الطريقة، مرضية أو غير مرضية. في الشرع: ما صدر عن النبي صلى الله عليه وسلم من قول، أو فعل، أو تقرير.

لغوی معنی: عادت، پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔ **شرعی معنی:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہونے والے اقوال، افعال اور تقریرات۔

النفل:

في اللغة: الزيادة، في الشرع: الطريقة المسلوكة في الدين من غير افتراض ولا وجوب. يقال له المندوب والمستحب والتطوع.

لغوی معنی: زیادتی۔ **شرعی معنی:** وہ افعال جو شریعت میں مطلوب ہوں، لیکن فرض ہو نہ واجب۔ جیسے: نفلی نماز، نفلی روزہ اور نفلی اعتکاف وغیرہ۔ اس کو مندوب، مستحب اور مباح بھی کہا جاتا ہے۔

التيمم:

في اللغة: القصد، في الشرع: عبارة عن القصد إلى الصعيد للتطهير.

لغوی معنی: ارادہ کرنا۔ پاک مٹی کا ارادہ کرنا اور اسے حدث کے ازالے کے لیے، مخصوص کیفیت کے ساتھ استعمال کرنا۔

المسح:

في الغة: هو إمرار اليد على الشيء، في الشرع: إصابة اليد المبتلة على الخف، أو ما يقوم مقامه في الموضع المخصوص في المدة الشرعية.

لغوی معنی: کسی چیز پر ہاتھ ملنا۔ **شرعی معنی:** گیلے ہاتھ کو موزے یا اس کے قائم مقام کسی چیز کی مخصوص جگہ پر شرعی مدت کے لیے مَلنا۔

الخف:

مأخوذ من الخف، في الشرع: ما ستر الكعب، أو أمكن السفر به أوالمشي فرسخا.

لغوی معنی: یہ خف سے ماخوذ ہے۔ **شرعی معنی:** وہ چمڑے کے موزے جن کے ذریعے ایڑیوں کو چھپایا جائے، یا جن کے ذریعے سفر ممکن ہو یا ایک فرسخ پیدل چلا جا سکے۔

الحيض:

فی اللغة: السيلان. فی الشرع: الدم الخارج من رحم امرأة سليمة عن الداء والصّغر.

لغوی معنی: بہنا۔ شرعی معنی: وہ خون جو بالغ غیر حاملہ کے رحم سے نکلے اور اس کا سبب بیماری نہ ہو۔

النفاس:

هو الدم الخارج عقيب الولادة.

وہ خون جو ولادت کے بعد نکلے۔

الاستحاضة:

هو الدم ما تراه المرأة أقل من ثلاثة أيام أو أكثر من عشرة أيام.

وہ خون جسے عورت تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ میں دیکھے۔

الأنجاس:

فی اللغة: جمع نَجَس (بفتحتين) و هو كل ما استقذرته.

لغوی معنی: یہ نجس کی جمع ہے۔ اس کا معنی ہے: گندگی و ناپاکی۔ اپنے بدن اور کپڑوں کو ناپاکی سے پاک کرنا۔

الصلاة:

فی اللغة: الدعاء. فی الشرع: عبارة عن أركان مخصوصة وأذكار معلومة بشرط مخصوص فی أوقات مقدّرة.

لغوی معنی: دعا۔ شرعی معنی: مخصوص ارکان اور معلوم اذکار مخصوص شرائط کے ساتھ مقدّرہ اوقات میں ادا کرنا۔

الأذان:

فی اللغة: الإعلام، فی الشرع: عبارة عن إعلام مخصوص فی أوقات مخصوصة بألفاظ مخصوصة جعلت علماً للصلاة.

لغوی معنی: اعلان۔ شرعی معنی: مخصوص و منقول الفاظ کے ذریعے نماز کے وقت اعلان کرنا۔

الجماعة:

فی الشرع: صلاة المسلم مع شخص آخر وإن کان صبیا عاقلا.
شرعی معنی: مسلمان کا کسی دوسرے شخص کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا، اگر چہ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو۔

الأداء:

عبارة عن تسلیم نفس الواجب.
نفس واجب کوادا وحوالے کرنا۔

القضاء:

عبارة عن تسلیم مثل الواجب.
مثل واجب کوادا وحوالے کرنا۔

قضاء الفوات:

فوت شدہ نماز یاد آنے پر پڑھ لینا۔

الاوقات التی تکره فیها الصلوٰة:

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جیسے: طلوعِ شمس، زوالِ شمس اورغروبِ شمس۔

سجود السهو:

نماز میں کسی نقص یا زیادتی ہونے کی صورت میں نماز کے آخر میں جو دو سجدے کیے جاتے ہیں۔

المرض:

فی الشرع: المرض معنی یزول بحلوله فی بدن الحّی اعتدال الطبائع الأربع.
شرعی معنی: جس کے جسم میں حلول کے بعد طبائع اربع اعتدال سے ہٹ جائیں۔

صلاة الجمعه:

هی صلاة تؤدی یوم الجمعة وقت الظهر، لکن هی لیس بدل صلاة

الظهر، بل هي فرض مستقل.

وہ نماز جو جمعہ کے دن ظہر کے وقت پڑھی جائے۔ وہ نمازِ ظہر کا بدل نہیں ہوتی، بل کہ مستقل فرض ہوتی ہے۔

السفر:

في اللغة: الكشف، و في الشرع: قطع مسافة تتغير به الأحكام من قصر الصلاة، وإباحة الفطر، و امتداد مدة المسح، وسقوط وجوب الجمعة والعيدين والأضحية، وحرمة الخروج على المرأة الحرة بغير محرم.

لغوی معنی: ظاہر کرنا۔ شرعی معنی: اتنی مسافت طے کرنا کہ احکام تبدیل ہو جائیں، جیسے: نماز کا قصر ہونا، روزہ کے چھوڑنا کا مباح ہونا، مسح کی مدت کا لمبا ہو جانا، جمعہ، عیدین اور قربانی کے وجوب کا ساقط ہونا اور بغیر محرم کے آزاد عورت کے نکلنے کی حرمت۔

صلاة الكسوف والخسوف:

في اللغة: النقصان. في الاصطلاح: الكسوف هو ذهاب الضّوء والخسوف هو ذهاب الدائر.

سورج یا چاند کے گہن کے موقع پر پڑھی جانے والی نماز۔

صلاة الاستسقاء:

في اللغة: طلب السقيا. في الشرع: نزول الغيث بالاستغفار.

نزول بارش کے لیے پڑھی جانے والی نماز۔

صلاة العيدين:

عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن چاشت کے وقت چھ زائد تکبیرات کے ساتھ پڑھی جانے والی دو رکعات۔

قيام شهر رمضان (التراويح):

ماہ رمضان میں عشاء کے بعد پانچ ترویحہ، ہر ترویحہ میں دو سلام ہیں۔

صلاة الخوف:

دشمن وغیرہ کے خوف سے مخصوص حالت میں پڑھی جانے والی نماز۔

الجنائز:

چار تکبیرات اور جماعت کے ساتھ میت پر نماز جنازہ پڑھنا۔

الشهيد:

هو كل مسلم طاهر بالغ قتل ظلماً ولم يجب بقتله مال ولم يرتث.

جس کو مشرکین نے قتل کیا ہو، یا میدانِ جنگ میں اس حال میں پایا گیا ہو کہ اس پر قتل کے آثار ہوں، یا وہ مسلمان جو ظلماً قتل کیا گیا ہو اور اس کے قتل کے بدلے مال لازم نہ آتا ہو۔

الزكاة:

في اللغة: الطهارة والنماء، وفي الشرع: تمليك جزء مخصوص لشخص مخصوص لله تعالى. (فرضت في السنة الثانية من الهجرة قبل فرض رمضان)

لغوی معنی: پاکی اور بڑھوتری۔ شرعی معنی: اللہ کے لیے مال کے مخصوص جز کو مخصوص شخص کو دینا۔ [سن ۲ ہجری میں زکوۃ فرض ہوئی]

شرائط الزكاة:

شرائط الزكاة ثمانية. خمسة يتعلّق بالمالك: ۱)الحرّ، ۲)البالغ، ۳)العاقل، ٤)المسلم، ٥)أن لا يكون لأحد عليه دين. ثلاثة يتعلّق بالمملوك[بالمال]: ۱)نصابا كاملا، ۲)حولا كاملا، ۳)كون المال امّا سائما أو تجارة.

السائمة:

هي التي ترسل للرعي في الخارج ولا تعلف في المنزل.

وہ جانور جن کو چرانے کے لیے باہر لے کر جایا جائے۔ گھر پر چارہ نہ کھلایا جائے۔

بنت مخاض:

هي التي تمّ من عمرها سنة واحدة، ودخلت في السنة الثانية.

وہ اونٹنی جس کی عمر کا ایک سال پورا ہو چکا ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

بنت لبون:

هي التي تمّ من عمرها سنتين، ودخلت في السنة الثالثة.

وہ جس کی عمر کے دو سال پورا ہو چکا ہو اور تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

الحقة:

هی التی تمّ من عمرها ثلٰث سنوات، ودخلت فی السنة الرابعة [یجوز علیها حقّ الرّکوب.].

وہ جس کی عمر کے تین سال پورے ہو چکے ہوں اور وہ چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو۔[کیوں کہ اس عمر میں اس پر سوار ہونے کا حق مل جاتا ہے۔]

الجذعة:

هی التی تمّ من عمرها أربع سنوات، ودخلت فی السنة الخامسة[سمّیت بذلك لأنها تجذع أی تقلع أسنان اللبن].

وہ جس کی عمر کے چار سال پورے ہو چکے ہوں اور وہ پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہو۔[چوں کہ اس عمر میں اس کے دودھ کے دانت گر جاتے ہیں اس لیے اسے یہ نام دیا جاتا ہے۔]

التبیع أو التبیعة:

هی التی دخلت فی السنة الثانیة[سمّیت بذلك لأنّها تتبع أمّها.].

وہ کئی جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا/ چکی ہو۔[چوں کہ یہ ماں کے تابع ہوتا ہے اس لیے اسے یہ نام دیا جاتا ہے۔]

المسنّ أو المسنّة:

هی التی دخلت فی السنة الثالثة.

وہ جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا/ چکی ہو۔

الفصلان:

جمع الفصیل.وهو ولد الناقة قبل أن یصیر ابن مخاض.

فصیل کی جمع ہے۔یہ اونٹنی کا وہ بچہ ہے جب وہ ابن مخاض سے پہلے ہوتا ہے۔

الحملان:

جمع الحمل.وهو ولد الغنم فی السنة الاولیٰ.

حمل کی جمع ہے۔ بکری کا وہ بچہ جو پہلے سال میں ہو۔

العجاجيل:

جمع العجول. وهو ولد البقر.

عجول کی جمع ہے۔ گائے کے بچے کو کہتے ہیں۔

الفقير:

من له أدنى شيء. (هو الذى لا يسأل الناس ولا يطوف على الأبواب.)

جس کے پاس تھوڑا سا مال ہو۔ [جو لوگوں سے سوال نہ کرے اور لوگوں کے دروازوں پر چکر نہ کاٹے۔]

المسكين:

من لا شيء له. (هو الذى يسأل ويطوف على الأبواب.)

جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ [جو لوگوں سے سوال کرے اور دروازوں پر چکر بھی لگائے۔]

الصدقة:

العطية التى يراد بها المثوبة عند الله تعالىٰ.

وہ عطیہ جس کے ذریعے اللہ سے ثواب حاصل کیا جائے۔

الصوم:

فى اللغة: الإمساك. فى الشرع: الإمساك من الصبح الصادق إلى غروب الشمس عن الأكل والشرب والجماع مع النية.

لغوی معنی: مطلق رکنا۔ شرعی معنی: کھانے پینے اور جماع سے صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ رکنا۔

الاعتكاف:

فى اللغة: مشتق من العكوف، وهو الملازمة، والحبس و المنع. فى الشرع: هو اللبث والقرار فى المسجد مع نية الاعتكاف.

لغوی معنی: ٹھہرنا اور رکنا۔ شرعی معنی: روزے دار کا نیت کے ساتھ ایسی مسجد میں ٹھہرنا جس

میں جماعت ہوتی ہو۔

الحج:

فی اللغة:عبارة عن القصد .فی الشرع:عبارة عن قصد البیت علی وجه التعظیم لأداء رکن من الدین العظیم.

لغوی معنی:ارادہ کرنا۔شرعی معنی:دین عظیم کے رکن کی ادائیگی کے لیے تعظیم کی نیت سے بیت اللہ کاارادہ کرنا۔

القِران:

فی اللغة:الجمع، اقتران الشیء بالشیء. فی الشرع:عبارة عن الجمع بین إحرام العمرة والحج وأفعالهما فی سفر واحد.

لغوی معنی:ایک چیزکودوسری چیز سے ملانا۔شرعی معنی:حج وعمرہ کےاحرام وافعال کوایک سفر میں جمع کرنا۔

التمتع:

فی اللغة:مأخوذ من المتاع أي النفع الحاضر .فی الشرع:هو الترفق بأداء الحج والعمرة مع تقدم العمرة فی أشهر الحج فی سفر واحد من غیر أن یلم بینهما بأهله إلماماً صحیحاً.

لغوی معنی:متاع سے ماخوذ ہے،یعنی موجودہ سامان۔اشہرحج میں دواحراموں کے ساتھ حج وعمرہ کےافعال ایک ہی سال میں جمع کرنا،اس ترتیب پر کہ پہلے عمرہ ادا کرے،پھرحج کرے۔

الجنایة:

فی الغة:اسم لفعل محرم شرعاً.فی الشرع:عبارة عن ارتکاب محظورات فی الإحرام.

لغوی معنی:ہروہ کام جوشرعاً ممنوع ہو،چاہے اس کاتعلق مال سے ہو یا نفس سے۔شرعی معنی:ہروہ جنایت جونفوس یااطراف میں کی جائے۔

الاحصار:

فی اللغة:المنع.فی الشرع:عبارة عن منع المحرم عن الوقوف أو الطواف بعذر شرعي یباح له التحلیل بالدم بشرط القضاء عند الإمکان.

لغوی معنی: منع کرنا۔ شرعی معنی: احرام والے کو کسی شرع عذر کی وجہ سے وقوف یا طواف سے منع کرنا۔

الفوات:

جس شخص سے وقوف عرفہ فوت ہوجائے تو اس کا حج فوت ہوجاتا ہے۔ فرض ہو، نفل ہو یا پھر نذر۔

الهدی:

هو اسم لما يهدى من النعم إلى الحرم ليتقرب به.

قربانی کا جانور، جو قربانی کے لیے حرم شریف لے جایا جارہا ہو۔

البیع:

فی اللغة: مطلق المبادلة. أو هو عبارة عن تمليك مال بمال آخر فقط. في الشرع: مبادلة المال بالمال بالتراضي.

لغوی معنی: بیچنا، مال کے بدلے مال دینا۔ شرعی معنی: آپس کی رضا مندی سے ایک مال کو دوسرے مال سے بدل لینا۔

خیار الشرط:

أن يشترط أحد المتعاقدين الخيار ثلاثة أيام أو أقل.

بیع میں متعاقدین میں سے کسی ایک کے لیے تین دن یا اس سے کم کی شرط لگانا۔

خیار الرؤیة:

هو أن يشتري ما لم يره ويردّه بخياره.

کوئی چیز بغیر دیکھے خریدی گئی اور پھر اس خیار سے لوٹا دی گئی۔

خیار التعیین:

أن يشتري أحد الثوبين بعشرة على أن يعيّن أيّاً شاء.

دو کپڑوں میں سے ایک کپڑے کو دس درہم کے بدلے خریدنا، اس شرط کے ساتھ کہ ان میں سے کسی ایک کو متعین کرے گا۔

خيار العيب:

هو أن يختار رد المبيع الى بائعه بالعيب.

مبیع کوعیب کی وجہ سے لوٹانے کا اختیار دینا۔

العيب:

فی اللغة: ما يخلو عنه أصل الفطرة السليمة ممّا يعدّ به ناقصا. فی الشرع: ماأوجب نقصان الثمن فی عادة التجارة.

البيع الفاسد:

ما يصح أصلاً ولا وصفاً، ولا يفيد الملك بوجه.

جو اصلاً تو صحیح ہو، لیکن وصفاً صحیح نہ ہو اور کسی وجہ سے وہ ملک کا فائدہ نہ دے۔

البيع الباطل:

ما لا يصح أصلاً ووصفاً، ويفيد الملك عند الاتصال.

جو اصلاً صحیح ہو، نہ وصفاً اور اتصال کے وقت مِلک کا فائدہ دے۔

الاقالة:

فی اللغة: الرفع. فی الشرع: عبارة عن رفع القيد برضی المتعاقدين.

لغوی معنی: اٹھانا۔ شرعی معنی: قید کا اٹھانا۔ بائع اور مشتری رضا سے بیع فسخ کردیں۔

المرابحة:

نقل ما ملكه بالعقد الاول بالثمن الاول مع زيادة ربح.

کسی چیز کو پہلے عقد کی قیمت پر زیادتی کے ساتھ بیچنا۔

التولية:

نقل ما ملكه بالعقد الاول بالثمن الاول من غير زيادة ربح.

کسی چیز کو پہلے عقد کی قیمت پر زیادتی کے بغیر بیچنا۔

الربا:

فی اللغة: هو الزيادة، من ربا المال. فی الشرع: عبارة عن فضل مال لا

يقابله عوض في معاوضة مال بمال.

لغوی معنی: زیادتی۔شرعی معنی: اس مالی زیادتی کو بولا جاتا ہے جوعوض سے خالی ہواور وہ شرعاً ممنوع ہو۔

السلم:

في اللغة: الاستعجال. في الشرع: هو بيع الشيء على أن يكون ديناً على البائع بالشرط المعتبر.

لغوی معنی: مقدم کرنا، سپرد کرنا۔شرعی معنی: اس عقد کا نام ہے جس میں ثمن پہلے دیا جائے اور مبیع بعد میں دیا جائے۔

الصرف:

في اللغة: الزيادة والنقل. في الشرع: عبارة عن النقل والرد في بدلية بصفة مخصوصة.

لغوی معنی: دور کرنا، لوٹانا۔شرعی معنی: بعض اثمان (سونا، چاندی) کو بعض اثمان کے عوض بیچنا۔

الرهن:

في اللغة: هو الحبس أي حبس الشيء بأي سبب كان مالاً أو غير مال. في الشرع: عبارة عن عقد وثيقة بمال.

لغوی معنی: قید کرنا، روکنا۔شرعی معنی: کسی حق کی وجہ سے کسی چیز کو روکنا کہ اس چیز کا لینا اس سے ممکن ہو۔

الحجر:

في اللغة: المنع. في الشرع: عبارة عن المنع عن التصرفات على وجه يقوم الغير فيه مقام المحجور عليه.

لغوی معنی: مطلق رکنا۔شرعی معنی: کسی کو تصرف قول سے روک دینا، نہ کہ تصرف فعل سے۔

الإقرار:

في اللغة: الاثبات. في الشرع: هو اخبار عن ثبوت حق الغير على

نفسه.

لغوی معنی: ثابت کرنا۔شرعی معنی: اپنے اوپر دوسرے کے حق کے لازم ہونے کی خبر دینا۔

الإجارة:

في اللغة: اسم للأجرة. في الشرع: هي عقد على المنافع بعوض مالي يتجدد انعقاد بحسب حدوث المنافع ساعة فساعة.

لغوی معنی: عقد اجرت کو کہتے ہیں۔شرعی معنی: جس میں مال کے بدلے منافع پر عقد ہو۔لحہ بہ لحہ منافع کے حادث ہونے کے ساتھ ساتھ یہ عقد نیا ہوتا رہتا ہے۔

الشفعة:

في اللغة: الضم. في الشرع: هي تمليك البقعة جبراً على المشتري بما قام عليه.

لغوی معنی: ملانا۔شرعی معنی: زمین میں شرکت کی وجہ سے یا اس کے پڑوس کی وجہ سے زبردستی اس کی زمین کا مالک بننا اتنی قیمت میں جتنی میں مشتری نے خریدی ہے۔

الشركة:

في اللغة: هو الخلطة. في الشرع: عبارة عن عقد بين المتشاركين في الأصل والربح.

لغوی معنی: خلط ہونا۔شرعی معنی: دوشخصوں کا اصل اور منافع میں شرکت کا عقد کرنا۔۱) شرکت ملک اور ۲) شرکت عقد۔

شرکت عقد: ۱) شرکت صنائع وتقبّل، ۲) شرکت مفاوضہ، ۳) شرکت عنان اور ۴) شرکت وجوہ۔

المضاربة:

في اللغة: مفاعلة من الضرب وهو السير في الأرض. في الشرع: عبارة عن عقد بين اثنين، يكون من أحدهما المال ومن الآخر التجارة فيه.

لغوی معنی: ضرب سے ماخوذ ہے، حصہ دینے، چلنا اور سفر کرنا۔ **شرعی معنی:** دو لوگوں کے درمیان اس طور پر عقد کہ ایک کی طرف سے مال ہو اور دوسرے کی طرف سے تجارت۔

الوكالة:

في اللغة: الحفظ. في الشرع: عبارة عن إقامة الإنسان غيره مقام نفسه في تصرف معلوم.

لغوی معنی: حفاظت۔ **شرعی معنی:** ایک شخص دوسرے کو کسی معلوم تصرف کے لیے اپنا قائم مقام بنائے۔

الكفالة:

في اللغة: الضم. في الشرع: ضم ذمة الكفيل إلى ذمة الأصيل في المطالبة مطلقاً بنفس أو بدين أو عين.

لغوی معنی: ملانا۔ **شرعی معنی:** مطالبے میں کفیل کے ذمے کو اصیل کے ذمے کا ساتھ ملانا۔

الحوالة:

في اللغة: من التحويل، وهو نقل الشيء من محل إلى محل. في الشرع: عبارة عن تحويل الدين من ذمة الأصيل إلى ذمة المحتال عليه على سبيل التوثق.

لغوی معنی: پھیرنا، منتقل ہونا۔ **شرعی معنی:** محیل کے ذمے سے محتال علیہ کے ذمے کی طرف قرض و دین کا منتقل ہونا۔

الصلح:

في اللغة: مشتق من المصالحة، وهي المسالمة بعد المنازعة. في الشرع: عبارة عن عقد وضع بين المتصالحين لدفع المنازعة بالتراضي.

لغوی معنی: جھگڑے کے بعد مصالحت کرنا۔ **شرعی معنی:** باہم رضامندی سے ایسا عقد کرنا جو جھگڑے کو ختم کر دے۔

الهبة:

في اللغة: التبرع والتفضل بما ينتفع به الموهوب له مطلقاً. في

الشرع: عبارة عن تمليك الأعيان بغير عوض.

لغوی معنی: احسان کرنا۔ شرعی معنی: بغیر عوض کے کسی کو کسی چیز کا مالک بنانا۔

الوقف:

فی اللغة: الحبس. فی الشرع: عبارة عن حبس العين على حكم ملك الوقف والتصدق بالمنفعة بمنزلة العارية.

لغوی معنی: روکنا۔ شرعی معنی: اصل چیز کو واقف کی ملکیت کے حکم میں روکنا اور اس کے نفع کو فی الجملہ صدقہ کرنا (اور اس سے رجوع جائز ہے)۔

الغصب:

فی الغة: أخذ الشيء من الغير على سبيل التغلب، سواء كان مالاً أو غير مال. فی الشرع: عبارة عن أخذ مال متقوم محترم بغير إذن المالك على وجه يزيل يده عنه، حتى كان لاستخدام العبد والحمل على الدابة غصباً دون الجلوس على السرير والبساط.

لغوی معنی: زبردستی یا ظلماً کسی سے کوئی چیز لے لینا۔ شرعی معنی: ایسا مال جو شریعت کی نگاہ میں قابل قیمت اور محترم ہو اور اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیے جانے کے لائق ہو اسے مالک کی اجازت کے بغیر ظلماً اور اعلانیہ لینا۔

الوديعة:

فی اللغة: مطلق الترك. فی الشرع: عبارة عن ترك الأعيان مع من هو أهل للتصرف فی الحفظ مع بقائها على حكم ملك المالك.

وہ امانت ہے جسے کسی کے پاس قصداً۔ حفاظت کے لیے رکھا جائے۔

اپنے مال کی نگہبانی کے لیے دوسرے کو قابو دینا۔

العارية:

فی اللغة: هی مشتقة من العرية وهی العطية فی الشرع: عبارة عن تمليك المنافع بغير عوض.

لغوی معنی: عطیہ۔ شرعی معنی: بغیر عوض کے منافع کا مالک بننا۔

اللقيط:

في اللغة: اسم شيء منبوذ، وهو بمعنى الملقوط في الشرع: اسم لمولود طرحه أهله خوفاً من العيلة أوفراراً من تهمة الزنا.

لغوی معنی: ہر وہ بچہ جو کہیں پڑا ہو مل جائے۔**شرعی معنی**: وہ بچہ جس کو محتاجی یا تہمت زنا کے خوف سے پھینک دیا گیا ہو۔

اللقطة:

هو مال يوجد على الأرض ولا يعرف له مالك.

ہر وہ مال جو زمین پر پڑا ہو مل جائے اور اس کا مالک معلوم نہ ہو۔

الخنثیٰ:

هو اسم لمولود له فرج وذكر يورث من مباله.

بچے کے ذکر اور فرج دونوں ہوں تو اسے خنثیٰ کہتے ہیں۔ اگر پیشاب ذکر سے کرے تو لڑکا اور اگر فرج سے کرے تو لڑکی۔

المفقود:

في اللغة: المعدوم. في الشرع: هو الذي يخرج في جهته فيفقد ولا يعرف جهته، ولا موضعه، ولا يتبين أمره، ولا حياته ولا موته، أو يأسره العدو، ولا يستبين موته، ولاقتله، ولا حياته.

لغوی معنی: معدوم۔**شرعی معنی**: ایسا لاپتہ شخص جس کے بارے میں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ زندہ ہے یا مر چکا ہے۔

الإباق:

في اللغة: هو مصدر الآبق. في الشرع: هو المملوك الذي يفرّ من مالكه قصداً.

لغوی معنی: آبق کا مصدر ہے۔**شرعی معنی**: سرکش غلام (اور باندی) کا اپنے مالک سے بالارادہ بھاگ جانا۔

إحياء الموات:

الموات ما لا مالك له، ولا ينتفع به من الأراضي لانقطاع الماء عنها

أو لغلبته عليها أو لغيرهما ممايمنع الانتفاع بها.

وہ زمین جس کا کوئی مالک نہ ہواور آبادی سے دور پانی کے انقطاع یا غلبے یا ان کے علاوہ کسی انتفاع سے مانع چیز کی وجہ سے اس سے فائدہ حاصل نہ کیا جا سکتا ہو۔

المأذون:

فی اللغة:اسم المفعول من الإذن وهو الإعلام.فی الشرع:فك الحجر، واطلاق التصرف لمن كان ممنوعاً شرعاً.

لغوی معنی:اذن سے اسم مفعول ہے،یعنی اجازت دیا ہوا، اعلان۔شرعی معنی: بندش کھولنا اور اس تصرف کو جاری کرنا جو شرعاً ممنوع ہو۔آقا کا غلام کو تجارت کی عام اجازت دینا۔

المزارعة:

فی اللغة:مفاعلة من الزرع.فی الشرع:عبارة عن العقد على الزرع ببعض الخارج.(يقال له المحاقلة والمخابرة أيضاً)

لغوی معنی:کھیتی بونا۔شرعی معنی:وہ عقد جو پیدا ہونے والے اناج کی تہائی یا چوتھائی پر لگی ہو۔

المساقاة:

فی اللغة:هی من السّقی .فی الشرع:دفع الشجر إلى من يصلحه بجزء من ثمره.و هی معاملة فی الأشجار ببعض الخارج منها.

لغوی معنی:سینچنا۔شرعی معنی:اپنا باغ دوسرے کو دینا کہ وہ درخت کی دیکھ بھال کرے اور پھل میں شریک ہو۔

النكاح:

فی اللغة:الضم.فی الشرع:عقد يفيد ملك المتعة.

لغوی معنی:ملانا۔شرعی معنی:وہ عقد جو ملک متعہ کا فائدہ دے۔

الرضاع:

فی اللغة:مصّ الثدي .فی الشرع:مصّ من ثدي الآدمية (و لو بكراً، أو ميتة، أو آيسة) فی وقت مخصوص(هو حولان ونصف عند أبي حنيفةؒ،

وحولان فقط عند الصاحبينؒ).

لغوی معنی: چھاتی کا چوسنا۔شرعی معنی: شیر خوار بچے کا ایک مخصوص مدت میں عورت کی چھاتی چوسنا۔

الطلاق:

فی اللغة: إزالة العقد .فـی الشرع: عبارة عن حکم شرعی یرفع القید النکاحی بالفاظ مخصوصة.

لغوی معنی: عقد کو زائل کرنا۔شرعی معنی: رشتہ نکاح کو مخصوص الفاظ کے ذریعے فوراً یا ایک مقررہ وقت پر ختم کردینا۔

الرجعة:

فی اللغة: الرجوع .فـی الشـرع: هی عبارة عن استدامة الملك القائم بلا عوض ما دامت فی العدّة.

لغوی معنی: لوٹنا۔شرعی معنی: مطلقہ عورت کی عدت کے زمانے میں دوام ملکیتِ استمتاع کو باقی رکھنا۔

الایلاء:

فـی الـلغة: الیمین .فـی الشـرع: عبـارـة عـن مـنـع النفـس عن قربان المنکوحة أربعة أشهر فصاعداً منعاً مؤکداً بالیمین.

لغوی معنی: قسم کھانا۔شرعی معنی: شوہر چار ماہ یا اس سے زیادہ تک وطی نہ کرنے کی قسم کھائے۔

الخلع:

فی اللغة: الإزالة .فـی الشرع: إزالة ملك النکاح المتوقف علی قبولها بلفظ الخلع، أو ما فی معناه.

لغوی معنی: اتارنا۔شرعی معنی: لفظ خلع کے ذریعے ملک نکاح کو زائل کرنا۔

الظهار:

فــی الــلغة: قـول الــرجـل لامــرأتــه: أنـت علي کظهـر أمي .فـی الشـرع: عبارة عن تشبیه المنکوحة بالمحرمة علی سبیل التأبید اتفاقاً بنسب، أو رضاع، أو صهرة.

لغوی معنی: مرد کا اپنی بیوی کو کہنا کہ تو میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔ شرعی معنی: اپنی منکوحہ کو محرمہ ابدیہ کے ساتھ تشبیہ دینا۔ ایسی محرمہ نسب، رضاع یا سسرالی رشتے کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے حرام ہو۔

اللعان:

فی اللغة: الطرد والإبعاد. فی الشرع: شهادات أربعة مؤكدات بالأيمان، مقرونة باللعن، قائمة مقام حد القذف فی حقه، ومقام حد الزنا فی حقها.

لغوی معنی: پھٹکارنا۔ شرعی معنی: وہ چار شہادتیں جو قسموں کے ساتھ مؤکد ہوں۔ مرد کے حق میں وہ حد قذف کے قائم مقام ہوں گی اور عورت کے حق میں حد زنا کے قائم مقام ہوں گی۔

العدّة:

فی اللغة: جمع عدد. فی الشرع: هی التربص الذي يلزم المرأة بزوال النكاح أو شبهه.

لغوی معنی: شمار کرنا۔ شرعی معنی: ایسا رکنا اور انتظار کرنا جو عورت کو زوالِ نکاح یا شبہ نکاح کی وجہ سے لازم ہو۔

النفقة:

فی اللغة: هی ما ينفقه الإنسان علی عياله. فی الشرع: هی عبارة عن استحقاق النفقة بنسب أوسبب. (شرعاً: هی الطعام والكسوة والسكنی وعرفاً: هی الطعام.)

لغوی معنی: ہر وہ چیز جو انسان اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے۔ شرعی معنی: نسب یا کسی اور سبب کی وجہ سے نفقہ کا مستحق ہونا۔

العتق:

فی اللغة: القوة. فی الشرع: عبارة عن إسقاط المولی حقه عن مملوكه بوجه يصير به من الأحرار.

لغوی معنی: مملوکیت سے نکلنا۔ شرعی معنی: وہ قوت شرعیہ جو غلام کو حاصل ہو، جس

کی وجہ سے وہ شرعی تصرفات شہادت ولایت وغیرہ کا اہل ہو۔

التدبير:

في اللغة :هو النظر إلى عاقبة الأمر .في الشرع :هو إيجاب العتق الحاصل بعد الموت بألفاظ تدل عليه صريحاً أو دلالة.

لغوی معنی : کام کے انجام کو دیکھنا۔شرعی معنی :غلام کی آزادی کو علی الاطلاق اپنی موت کے ساتھ متعلق کرنا۔

الاستيلاد:

طلب الولد من الأمة.

لغوی معنی :اولاد کی خواہش کرنا۔شرعی معنی :باندی سے اولاد کی خواہش کرنا۔

الكتابة:

في اللغة :من الكتابة هو الضم أيّ ضم كان .في الشرع :عبارة عن ضم مخصوص، هو ضم حرية اليد للمكاتب إلى حرية الرقبة في المال بأداء بدل الكتابة.

لغوی معنی :ملانا۔شرعی معنی :وہ غلام جسے مالک نے یہ سہولت دی ہو کہ ایک متعینہ رقم ادا کرکے آزاد ہوجائے۔

الولاء:

هو ميراث يستحقه المرء بسبب عتق شخص في ملكه، أو سبب عقد الموالاة.

وہ میراث جو آزاد کردہ غلام سے عقد موالاۃ کی وجہ سے حاصل ہو۔

الجناية:

في اللغة :التعدى .في الشرع :عبارة عن فعل واقع في النفوس والأطراف.

لغوی معنی :قصور۔شرعی معنی :وہ فعل ممنوع جو جان یا اطراف پر واقع ہو۔

الدية:

في اللغة :مصدر ودى القاتلُ المقتولَ إذا أعطى وليه المال الذي هو بدل النفس .في الشرع :اسم للمال الذي هو بدل النفس، و الأرش اسم للواجب فيما دون النفس.

لغوی معنی: خون بہا۔شرعی معنی: دیت آدمی یا عضو آدمی کے عوض مالی کو کہتے ہیں۔
دیت: بدل نفس۔ارش: بدل عضو۔

الأرش:

اسم للمال الذی هو فیما دون النفس.
وہ مال جو مادون النفس پر واجب ہو۔

القسامة:

فی اللغة: القسم.فی الشرع: الیمین بالله تعالی بسبب مخصوص.
لغوی معنی: قسم کھانا۔شرعی معنی: اللہ کے نام کی وہ قسم جو خاص عدد، مخصوص جہت اور خاص شخص پر کھائی جائے۔

المعاقل:

أهل دیوان لمن هو منهم وقبیله یحمیه ممن لیس منهم.
لغوی معنی: دیت۔شرعی معنی: ہر وہ دیت جو نفس کے قتل کے باعث لازم ہو۔

الحدود:

فی اللغة: المنع، جمع حد. فی الشرع: هو کل عقوبة مقدرة تستوفي حق الله تعالی.
لغوی معنی: روکنا۔شرعی معنی: وہ عاقبت مقدرہ معینہ، جو بندہ گانِ خدا کو افعالِ قبیحہ کے ارتکاب سے باز رکھنے کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے فرض کی جائے۔

الخمر:

هو النيء من ماء العنب إذا غلی واشتد وقذف بالزبد.
انگور کا کچا پانی جب وہ جوش مارے، گاڑھا ہو جائے اور جھاگ پھینکنے لگے۔

القذف:

فی اللغة: الرمی. فی الشرع: رمی مخصوص، وهو الرمی بالزنا صریحاً.
لغوی معنی: پھینکنا۔شرعی معنی: زنا کی قصداً تہمت لگانا۔

السرقة:

فی اللغة: أخذ الشيء من مال غیره خفیة. فی الشرع: أخذ مال

الغير خفية نصاباً محرزاً للتمول غير متسارع إليه الفساد من غير تأويل ولا شبهة.

لغوی معنی: خفیہ طور کسی کے مال کو لے لینا۔شرعی معنی: عاقل بالغ کسی دوسرے کی ایسی چیز جو جلد خراب نہ ہوتی ہو، چھپا لے جس کی قیمت دس درہم کے برابر ہو۔

الأشربة:

في اللغة: اسم لكل ما يشرب من المائعات .في الشرع: اسم لما يسكر من الأشربة المحرم منها.

لغوی معنی: ہر وہ پینے والی چیز جو مائع چیزوں میں سے ہو۔شرعی معنی: ہر اس حرام چیز کا پینا جس کے پینے سے نشہ آتا ہو۔

الصيد:

في اللغة: اسم لما يصاد، مأكولا كان أو غير مأكول. في الشرع: هو كل ممتنع متوحش طبعا، لا يمكن أخذه إلّا بحيلة.

لغوی معنی: ہر وہ چیز جس کا شکار کیا جائے، چاہے وہ کھانے کے قابل ہو یا نہ ہو۔شرعی معنی: ہر وہ متوحش جانور جس کو حیلے کے بغیر پکڑنا ممکن نہ ہو۔

الذبائح:

في اللغة: جمع ذبيحة، وهو اسم لما يذبح. في الشرع: هي قطع الأوداج الأربعة۔

لغوی معنی: ذبح کیا ہوا جانور۔شرعی معنی: گلے کی چار رگوں کا کاٹنا۔

الأضحية:

في اللغة: في الشرع: هي ذيح حيوان مخصوص بنية القربة في وقت مخصوص.

لغوی معنی: قربانی۔شرعی معنی: مخصوص جانور کو مخصوص وقت میں قربت الٰہی حاصل کرنے کے لیے ذبح کرنا۔

اليمين:

في اللغة: القوة. في الشرع: عبارة عن عقد قوي عزم الحالف

على الفعل أو الترك.

لغوی معنی: قوت۔ شرعی معنی: وہ عقدقوی جس میں قسم کھانے والا کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے۔

الدعوى:

في اللغة: عبارة عن إضافة الشيء إلى نفسه حال المسألة أو المنازعة. في الشرع: يراد به إضافة الشيء إلى نفسه حالة المنازعة لا غير.

لغوی معنی: جھگڑے یا صلح کے وقت کسی چیز کو اپنی طرف منسوب کرنا۔
شرعی معنی: جھگڑے کے وقت کسی چیز کو اپنی طرف منسوب کرنا۔

الشهادات:

في اللغة: الحضور. في الشرع: عبارة عن إخبار بصدق مشروط في مجلس القاضي للأداء بلفظ الشهادة.

لغوی معنی: حاضر ہونا۔ شرعی معنی: کسی شاہد شخص کا قاضی کی عدالت میں گواہی دینا۔

القسمة:

في اللغة: اسم للاقتسام. في الشرع: تمييز الحقوق وتعديل الأنصباء.

لغوی معنی: تقسیم کرنا۔ شرعی معنی: مشاع حصے کو معین حصے میں جمع کرنا۔

الإكراه:

في اللغة: عبارة عن حمل الإنسان على شيء يكره. في الشرع: اسم لفعل يفعله الإنسان بغيره.

لغوی معنی: مجبور کرنا۔ شرعی معنی: وہ فعل جو آدمی اپنی رضا کے بغیر کسی دوسرے کی وجہ سے کرے۔

السّير:

في اللغة: جمع السيرة. في الشرع: قتل الكفار ونحوه من ضربهم ونهب أموالهم وهدم معابدهم وكسر أصنامهم.

کفار کے ساتھ جنگ کرنے یا اس کے متعلقات کو کہا جاتا ہے۔

الحظر:

هو ما يثاب بتركه ويعاقب على فعله.

وہ فعل جس کے ترک پر ثواب اور کرنے پر عقاب ہو۔

الإباحة:

هي الإذن بإتيان الفعل كيف شاء الفاعل.

فاعل کا فعل کرنا جیسا وہ چاہے۔

الوصایا:

في اللغة: جمع الوصية. في الشرع: تمليك مضاف إلى ما بعد الموت.

لغوی معنی: وہ چیز جس کی وصیت کی گئی ہو۔ شرعی معنی: وہ تملیک جو ما بعد الموت بہ طریقہ تبرع ہو۔

الفرائض:

في اللغة: التقدير. في الشرع: هي علم بأصول من فقه وحساب تعرف حق كل من التركة.

لغوی معنی: مقدر کرنا۔ شرعی معنی: اس علم کو کہتے ہیں جس سے میت کی ملکیت اس کے زندہ ورثاء کی طرف فقہی اور حسابی طریقے سے منتقل کر دی جائے۔

العصبة:

هي على ثلاثة أقسام:

١) **بنفسه:** هي كل ذكر لا يدخل في نسبه إلى الميت أنثى.

١) **بنفسہ:** ہر وہ مذکر جس کے میت کی طرف منسوب ہونے میں مؤنث کا دخل نہ ہو۔

٢) **بغيره:** هي النسوة اللّاتي فرضهن النصف والثلثان، يصرن عصبة بأخواتهن.

٢) **بغیرہ:** وہ خواتین جن کا حصہ نصف اور دو ثلث ہو اور اپنی بہنوں کے ساتھ عصبہ بنیں۔

٣)مع غيره: هي كل أنثى تصير عصبة مع أنثى أخرى كالأخت مع البنت.

٣)مع الغیر :ہر وہ مؤنث جو دوسرے کے ساتھ عصبہ بنے ،جیسے بہن بیٹی کے ساتھ۔

الحجب:

في اللغة: المنع .في الشرع:منع شخص معين عن ميراثه، إما كله، ويسمى حجب الحرمان، أو بعضه، ويسمى حجب النقصان بوجود شخص آخر.

لغوی معنی: روکنا۔**شرعی معنی**: کوئی ایک شخص دوسرے کی وجہ سے میراث سے محروم ہو جائے۔اگر مکمل محروم کرے تو حجب حرمان اور بعض سے محروم کرے تو حجب نقصان کہتے ہیں۔

الردّ:

في اللغة: الصرف. في الشرع: صرف ما فضل عن فروض ذوي الفروض ولا مستحق له من العصبات إليهم بقدر حقوقهم.

لغوی معنی: پھیرنا۔**شرعی معنی**: تقسیم اول کے بعد ذوالفروض سے بچے ہوئے مال کو انہی پر پھیر دینا۔

ذوو الأرحام:

في اللغة: ذو القرابة مطلقاً .في الشرع: هو كل قريب ليس بذي سهم مقدر في كتاب الله، أو سنة رسول الله ﷺ، أو إجماع الأمة لا بعصبة.

لغوی معنی: قریبی رشتے دار۔**شرعی معنی**: ہر وہ قریبی رشتے دار جن کے لیے قرآن، حدیث اور اجماع امت میں کوئی حصہ مقرر نہ ہو اور نہ ہی وہ عصبہ ہو۔

☆☆☆☆.................☆☆☆☆

ہم امتحان کی تیاری کیسے کریں؟

امتحان قریب آتے ہی ہر طالب علم کو یہ فکر لاحق ہوجاتی ہے کہ میں امتحان کی تیاری کیسے کروں؟ جب کہ عقل مند طالب علم وہ ہوتا ہے جو تعلیمی سال کے پہلے دن اور پہلے سبق سے ہی امتحان کی تیاری شروع کردے۔عموماً ہم روایتی طور پر پڑھتے ہیں۔مطالعہ کیا یا نہیں، سبق سنایا نہیں اور اسے دوہرایا یا نہیں۔بس درسگاہ میں حاضری دی اور کھو گئے اپنی خیالی دنیا میں۔

اگر آپ ابتدائے سال سے ہی مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کریں تو ہر استاد آپ کی نمایا کامیابی کی گارنٹی دے گا:

☆۱)جو سبق استاد نے پڑھانا ہے اس کا اچھے مطالعہ کریں۔[عبارت حل کریں اور جو لفظ یا جملہ سمجھ نہ آئے اسے حل کریں اور سمجھے کی کوشش کریں۔]

☆۲)استاد کا سبق غور سے سنیں۔[جو بات دورانِ مطالعہ سمجھ نہیں آرہی تھی اس پر خاص طور پر غور سے سنیں اور دیکھیں کہ جیسے آپ نے سمجھا تھا ویسے ہی استاد نے بتایا ہے یا کوئی اور مطلب بتایا ہے۔]

☆۳)استاد کے پڑھائے ہوئے سبق کا تکرار کریں۔[سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر ایک طالب علم سب اسباق کا تکرار کرے، یا سب تکرار کرائیں اور اسباق تقسیم کر لیں۔]

☆۴)اس سبق کا خلاصہ تیار کریں اور اسے یاد کر کے اپنی کتاب یا کاپی میں محفوظ کریں۔

☆۵)ہر جمعرات یا جمعہ کو اپنے ہفتے بھر کے اسباق دوہرائیں۔

☆۶)املاء صحیح اور تحریر صاف کرنے کے لیے سال بھر کوشش جاری رکھیں؛ تاکہ دورانِ امتحان کم وقت میں صحیح اور صاف ستھرا لکھ سکیں۔

امتحان کے قریب:

امتحان جب قریب ہوں تو ابتدائے کتاب سے تکرار یا مطالعہ شروع کردیں۔

اگر آپ نے شروع سال سے خلاصہ تیار نہیں کیا تو روزانہ جو تکرار مطالعہ کریں اس کا خلاصہ تیار کریں اور اسے یاد کرنے کے بعد کتاب یا کاپی میں محفوظ کرلیں۔استاد کا بتایا ہو یا اپنے ذہن کے مطابق جو امتحانی مقامات ہیں انہیں نشان زد کریں۔اس کے ساتھ ساتھ پرانے پرچہ جات کو بھی حل کریں۔اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ امتحان میں سوالات کس طرح کے آتے ہیں۔بہتر یہ ہے کہ ان پرچہ جات کو حل کرکے اساتذہ کو چیک کروائیں؛ تاکہ غلطیوں کی اصلاح ہو جائے۔

امتحان والے دن:

امتحان والے دن بالاستعاب پوری کتاب کو دوہرانے کی ضرورت نہیں۔آپ نے جو خلاصہ جو پوری کتاب کا خلاصہ تیار کیا ہے اسے دوہرائیں۔جو مقامات آپ نے نشان زد کیے ہیں انہیں حل کریں اور یاد کریں۔اس کے ساتھ ساتھ مصنف کے حالات اور بنیادی اصطلاحات لازمی یاد کریں۔

ایک بات کا خاص طور پر خیال کریں کہ امتحان سے ایک دو دن پہلے اپنی اشیاء مکمل کریں۔پین، سیاہی اور گتا وغیرہ ہر چیز دیکھیں یہ نہ ہو کہ امتحان ہال میں جانے سے تھوڑی دیر پہلے یا امتحان ہال میں بیٹھ کر آپ کو چیزیں یاد آئیں۔

امتحان ہال میں:

امتحان ہال میں جانے سے پہلے اپنے مطلوبہ شناختی کاغذات ساتھ ہونے کا اطمینان کرلیں۔امتحان کے لیے درکار اشیاء مثلاً قلم، سیاہی، ریموور، پیمانہ، وغیرہ پاس رکھیں۔ٹشو پیپر یا رومال بھی ساتھ رکھ لیں۔جوابی کاپی ملنے کے بعد اس کے ضروری مندرجات کو پُر کریں، جو چیز معلوم نہ ہو کسی نگران سے پوچھ لیں اور اس کے صفحات پر دونوں جانب تھوڑی تھوڑی جگہ چھوڑ کر حاشیہ لگائیے؛ تاکہ اگر کوئی چیز رہ جائے تو آپ حاشیئے میں اسے لکھ سکیں۔سوالیہ پرچہ ملنے سے پہلے درود شریف اور الم نشرح وغیرہ پڑھنے کا اہتمام کریں۔

آپ کے پاس پرچہ حل کرنے کے لیے چار گھنٹے ہوتے ہیں۔اس وقت کو تقسیم کرکے خرچ کیجیے، مثلاً پہلا نصف گھنٹہ سوال نامے پر غور۔ایک ایک گھنٹہ ہر سوال کے لیے

اور آخری نصف گھنٹہ پرچے کی تصحیح ونظر ثانی کے لیے۔سوال نامہ ملنے کے بعد جلد بازی میں اندھا دھند لکھنا نہ شروع کیجیے، بل کہ پورے اطمینان اور تسلی کے ساتھ اس کا مطالعہ کیجیے، ہر سوال کی ایک ایک شق، جو آپ کے لیے آسان ہو، اپنے لیے منتخب کیجیے اور پھر ان میں سے سب سے آسان اور مختصر سوال کو سب سے پہلے حل کیجیے۔سوال حل کرنے سے پہلے اس کا مکمل جواب پہلے اپنے ذہن میں دہرا لیجیے۔اس میں شاید آپ کے پانچ یا دس منٹ لگ جائیں، لیکن اگر آپ ایسا نہیں کریں گے اور ایک ایک لفظ سوچ سوچ کر لکھیں گے تو اس سے کہیں زیادہ ٹائم ضائع ہوگا اور بار بار حذف و اضافہ کی ضرورت محسوس ہوگی جس سے پرچے کا ستیا ناس ہو جائے گا، پہلے ہی ایک مرتبہ پورا جواب ذہن میں سوچ لینے سے آپ یکسو ہو کر لکھتے چلے جائیں گے اور آپ کا پرچہ زیادہ بہتر ہوگا۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا، ہر سوال کو ایک جیسا وقت دیں، ایسا نہ ہو کہ سب سے آسان سوال پر آپ جوش میں آکر جو علم کے دریا بہائیں تو بہاتے ہی چلے جائیں، اور پھر سر اٹھا کر دیکھیں تو وقت اختتام کے قریب ہو، یا آپ بری طرح تھک چکے ہوں، نتیجہ باقی دو سوالوں کا بیڑہ غرق کر کے واپس آجائیں۔سوال کی ہر شق کو حل کرنے کی کوشش کریں، کسی شق کو خالی نہ چھوڑیں۔اگر آپ کا سوال ابھی مکمل نہیں ہوا اور اس کے لیے جو وقت آپ نے سوچا تھا، وہ مکمل ہو گیا ہے، تو باقی ماندہ سوال کے لیے مناسب جگہ چھوڑ کر اگلا سوال شروع کر لیں، پھر اگر وہ سوال جلدی ختم ہو جائے تو اس وقت میں پہلا سوال کر لیں۔

بعض ساتھی صفحے پر بیل بوٹے اور کشیدہ کاری کے جوہر دکھاتے رہتے ہیں، اس ساری فضول محنت کا ایک نمبر بھی وفاق میں نہیں ملتا، بلکہ یہ اپنی نالائقی کا گویا اعلان ہوتا ہے۔اسی طرح بعض ساتھی زیادہ صفحات لگانے کو زیادہ نمبر ملنے کا فارمولا سمجھتے ہیں اور طرح طرح کی ترکیبوں سے صفحات بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں، یہ سب فضولیات ہیں۔مختصر ہو اور نہ زیادہ طویل ہو۔اعتدال میں رہتے ہوئے کام کی بات لکھیں۔پرچہ مکمل حل کرنے کے بعد غور سے اس پر نظر ثانی کریں۔کوئی نئی بات ذہن میں آئے تو اطراف میں یا نیچے حاشیئے میں لکھ دیجیے۔اختتامی خطبہ لکھنے کے بعد اللہ کا نام لے کر پرچہ جمع کروا دیجیے اور نتیجہ اللہ کے حوالے کر دیجیے۔

مصادر ومراجع

۱) تذکرۂ مصنّفین درس نظامی، پروفیسر اختر راہی، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور، پاکستان

۲) آسان اصطلاحات فقہ، مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب، دار المطالعہ، حاصل پور شہر، ضلع بہاولپور

۳) ظفر المحصّلین باحوال المصنفین، مولانا محمد حنیف گنگوہی، دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی

۴) انوار القدوری شرح مختصر القدوری، مولانا مفتی وسیم احمد قاسمی، دار الاشاعت، اردو بازار لاہور

۵) الدرس الکافی ترجمہ اردو متن الکافی، مولانا محمد ظفر صاحب، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور

۶) تذکرہ شیخ الکل مولانا سلیم اللہ خانؒ، مفتی صابر محمود، ادارۃ الرشید، علامہ یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی

۷) مشاہدات وتاثرات، مولانا عبد الرزاق اسکندر صاحب، مکتبۃ الایمان، کراچی

۷) معجم التعریفات، علامہ علی بن محمد السید الشریف الجرجانیؒ، دار الفضیلۃ، قاہرہ

۸) آسان فقہی اصطلاحات، مولانا بدر الاسلام قاسمی، مکتبۃ النور، دیوبند

۹) خیر الزاد، مولانا عبد الرشید بلال، مدرسہ اسلامیہ دینی درس گاہ، خان گڑھ (مظفر گڑھ)

۱۰) توضیح العقائد، مولانا اکرام الحق، جامعہ عمر بن خطاب، ملتان

۱۱) روضۃ الطالبین فی حل زاد الطالبین، مولانا محمد حسین صدیقی، زمزم پبلشرز، اردو بازار، کراچی

۱۲) فوائد مکیہ، مولانا عبد الرحمن مکیؒ، مکتبۃ البشریٰ، کراچی

۱۳) تیسیر المنطق، مولانا عبد اللہ گنگوہیؒ، مکتبۃ البشریٰ، کراچی

۱۴) المرقاۃ، فضل امام خیر آبادیؒ، مکتبۃ البشریٰ، کراچی

۱۵) شرح الوقایۃ، علامہ عبید اللہ بن مسعود، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

۱۶) روزنامہ پاکستان، مجاہد ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد طاہر، دسمبر ۲۰۱۷ء

۱۷) علم الصیغہ [تعریب]، مولانا عنایت احمد کاکوروی، [مولانا ولی خان المظفر] مکتبہ فاروقیہ، کراچی

۱۸)خیر الاصول[تعریب]،مولانا خیر محمد جالندھری،[مولانا نور البشر]معہد عثمان بن عفان،کراچی

۱۹)یادوں کے چراغ،مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی،مکتبۃ الشباب العلمیۃ،لکھنؤ

۲۰)توضیح الدراسۃ فی شرح الحماسۃ،مولانا ابن الحسن عباسی،مکتبہ عمر فاروق،شاہ فیصل کالونی،کراچی

۲۱)مبادی الاصول،مولانا سعید احمد پالنپوری،مکتبۃ البشریٰ،کراچی

۲۲)تلخیص الفلکیات،مفتی احمد خان،مکتبۃ الارشاد،ملیر ہالٹ،کراچی

۲۳)خیر النحو،شرح ہدایۃ النحو،مولانا ابوسعید اللہ بخش ظفر،مکتبہ رحمانیہ،رمضانیہ مسجد،مظفر گڑھ

۲۴)افضل الراجی فی حل السراجی،مفتی محمد افضل اشاعتی،جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا،نندوربار

۲۵)طرازی شرح سراجی،مولانا اشتیاق احمد دربھنگوی،مکتبہ رحمانیہ،اردو بازار،لاہور

۲۶)اللمعان شرح التبیان،مولانا سید عطاء الرحمٰن بخاری،مکتبہ لدھیانوی،بنوری ٹاؤن،کراچی

۲۷)عنبر الیم فی تفسیر،مولانا عبدالرحمٰن جامی،دار المطالعہ،حاصل پور،ضلع بہاول پور

۲۸)الفوز العظیم شرح الفوز الکبیر،مولانا خورشید انور قاسمی فیض آبادی،قدیمی کتب خانہ،کراچی

۲۹)درس معلقات،مولانا حبیب اللہ زکریا،مکتبہ فاروقیہ،کراچی

۳۰)مکتبہ شاملہ............